REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

فون ۲۱۰۱

یوم ہفتہ

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہانہ ۲½ ″

قیمت فی پرچہ
سوا دو آنے

نمبر ۲۰۰	۹ تبوک ۱۳۲۹ ہش ★ ۹ ستمبر ۱۹۵۰ء	جلد ۳۸/۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

کراچی ۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

"..... حضور کو کھانسی کی تکلیف شدید ہوگئی ہے۔ پاؤں میں درد نقرس بھی بہت زیادہ ہے۔"

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں کہ ہمارا اللہ ہمارے آقا کو جلد شفاء کاملہ سے نوازے۔ آمین!

کشمیر کے متعلق بھارت کی ہٹ دھرمی کے خلاف جنوبی وزیرستان میں غم و غصہ کی لہر

پشاور ۸ ستمبر۔ جموں و کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ سے پہلوتہی اور ہٹ دھرمی کی جو روش ہندوستان نے اختیار کی ہے۔ جنوبی وزیرستان کے قبائلیوں کے ایک جرگہ نے اس پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان نے یہ روش اس لئے اختیار کی ہے کہ سلامتی کونسل اس کو خوش رکھنے کے لئے مسئلہ کشمیر کے حل میں غیر معمولی تاخیر سے کام لیتی رہی ہے۔ اس کی اسی روش نے ہندوستان کو ایسی غیر معقول روش اختیار کرنے کی تحریک کی ہے۔ ایک اور قرارداد میں افغانستان کے اینٹی پاکستان پراپیگنڈے کی بھی مذمت کی۔

اشتراکیوں کا ٹائیگو پر قبضہ کرنے والا شدید حملہ ناکام بنا دیا گیا!

کوریا کا محاذ جنگ۔ ۸ ستمبر۔ ٹائیگو پر قبضہ کرنے کے لئے شمالی کوریا کی فوجوں نے جو زبردست حملہ کیا تھا۔ اسے آج ناکام بنا دیا گیا۔ اور تین اطراف سے جو پیش قدمی شروع تھی وہ اب روک دی گئی ہے۔ شمال مغرب میں اشتراکی فوجوں کو ایک مقام سے کچھ میل ہٹ جانا پڑا۔ البتہ جنوبی کوریا کی فوجوں کو اینگ یانگ سے پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ کیونکہ وہاں اشتراکی فوجیں ان کے بائیں بازو میں گھس گئی تھیں۔ امریکی فوجوں کو دریائے نکشانگ کے زیریں علاقے میں ہی بعض کامیابیاں ہوئی ہیں۔

مختصر اور اہم

کراچی ۸ ستمبر۔ آج تیسرے پہر یہاں مرکزی اور صوبائی وزرائے محنت کی کانفرنس شروع ہوئی جس کی صدارت پاکستان کے وزیر محنت مسٹر منڈل کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس صوبوں میں مزدور اداروں کے قیام اور ہر صوبے میں یکساں پالیسی جاری رکھنے کے معاملات پر غور کریگی۔

کرنال ۸ ستمبر۔ کرنال کے ڈپٹی کمشنر نے ضلع بھر میں جلسے کرنے۔ جلوس نکالنے اور مظاہرے کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ یاد رہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتار کرکے اب یہیں لایا گیا ہے۔ شہر میں پولیس گشت کر رہی ہے۔

۔۔۔ مسائل بھی باہمی گفت و شنید سے حل ہو جائیں گے۔

"خطرہ ہے کہ بعض عناصر بے صبر ہوکر از خود کوئی کاروائی نہ شروع کردیں" ظفر اللہ خان

کشمیر کی حیثیت اب ایک بارود خانے کی سی ہے۔ برطانیہ کو اس کے حل کیلئے بہت جلد دخل دینا چاہیئے

لندن ۸ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسٹار کے نامہ نگار خصوصی کو مطلع کیا کہ کل انہوں نے برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹلی سے طویل گفتگو کی۔ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے انہوں نے مسٹر اٹلی کو ذہن نشین کرادیا ہوگا۔ کہ حفاظتی کونسل کے روبرو کشمیر کے متعلق برطانیہ کو زیادہ مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کل شام آپ نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس کو بھی خطاب کیا جس میں اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ کے وزراء سے ملاقات کے دوران میں وہ برابر اسی بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ برطانیہ کی رائے قطعاً فیصلہ کن ہوگی اس لئے کہ حفاظتی کونسل کشمیر کے متعلق برطانیہ کی رائے کو بہت اہم تصور کرتی ہے۔ بھارت یا پاکستان کی رائے ایک متعلقہ فریق کی رائے تصور ہوگی۔ لیکن برطانیہ جو رائے ظاہر کریگا وہ دونوں فریقوں کے دوست کی رائے ہوگی اور وہ بھی ایسا دوست جو ایسی بے نظیر تاریخی معلومات رکھتا ہے جو حفاظتی کونسل کے دوسرے ارکان نہیں رکھتے ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا میں برطانیہ کو کسی خاص طرز عمل پر آمادہ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ برطانیہ کوئی ایسی تدبیر کرے جس سے یہ معاملہ آگے بڑھ سکے۔ کشمیر کا مسئلہ بہت ہی خطرناک ہے۔ آپ اگر نقشہ پر دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ پاکستان کی سرحد کس طرح افغانستان۔ سنکیانگ۔ تبت اور بھارت سے ملتی ہے۔ اور آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ صورت حال کس قدر مخدوش ہے۔ بالخصوص بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر تو کشمیر بارود خانہ بن کر رہ گیا ہے۔ لہٰذا دولت مشترکہ کے ہر رکن کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ مسئلہ جلد از جلد طے ہو جائے۔ گذشتہ دو تین مہینوں میں بین الاقوامی دنیا میں جو کچھ ہوا ہے اس نے مسئلہ کشمیر کی اہمیت اور زیادہ کردی ہے۔ اصل خطرہ اس بات کا ہے کہ بعض عناصر بے صبر ہوکر از خود کوئی کاروائی نہ شروع کردیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا ان کا مطلب قبائل سے ہے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا اب تک پاکستان ایک حد تک قبائلیوں پر قابو پا رہا ہے۔ لیکن اس میں دشواریاں بھی ہوئی ہیں۔

افغانستان سے تعلقات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پاکستان ہر ممکن کوشش خوشگوار تعلقات رکھنے کے کرچکا ہے۔ یہ محض پراپیگنڈا ہے۔ (کہ) پاکستان پیٹرول کی ناکہ بندی کر رہا تھا۔ اور اب تو پیٹرول باقاعدہ کابل جا رہا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا پاکستان اپنی فوجیں کوریا روانہ کریگا چوہدری ظفر اللہ خان نے بتایا کہ پاکستان کی مسلح فوجوں کی طاقت اور ان کا سامان وزیر دفاع کی خواہش سے اس قدر کم ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت کے لئے فوجوں کی روانگی بہت ہی دشوار ہے۔ خصوصاً جب کہ پاکستان کی سرحدوں پر ابھی خطرہ موجود ہے۔ لیکن ہم اقوام متحدہ میں کوریا کے مسئلے کی حمایت کریں گے۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

اقلیتوں میں اعتماد پیدا ہو چکا ہے

کراچی ۸ ستمبر۔ آج یہاں ایک بیان میں پاکستان کے وزیر محنت و قانون مسٹر منڈل نے کہا۔ مشرقی پاکستان کی اقلیتوں میں اب بہت اعتماد پیدا ہو چکا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ معاہدہ دہلی کی پالیسی پر پاکستان و ہندوستان کے دوسرے

سیلاب سے ایک لاکھ کے قریب افراد بے خانماں ہوگئے۔ مرکزی حکومت نے گورنر پنجاب کو سیلاب زدگان کی ہر ممکن اعانت کا یقین دلایا

لاہور ۸ ستمبر۔ لاہور کی بستیاں جو کل تک پانی میں ڈوبی کھڑی تھیں۔ کل شام تک ان کے بیشتر حصوں سے پانی نکلنا شروع ہوگیا اور بیشتر مکین اپنے اپنے گھروں میں واپس لوٹ آئے شہر کے اکثر حصے میں بجلی بند رہی اور واٹر ورکس کے زیر آب آنے کی وجہ سے پانی کے نل بھی بند رہے۔ صرف رات کے گیارہ بجے کے بعد تھوڑے عرصہ کیلئے ان میں پانی آنا شروع ہوا۔ اس کے علاوہ شام کے وقت تمام تجارتی ادارے دوکانیں اور سینما وغیرہ بند رہے۔ پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی سے لاہور پہنچے۔ اور ہوائی اڈے سے سیدھے میجر جنرل محمد اعظم کے ہمراہ سیلاب زدہ علاقوں کے دورے کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور شالامار۔ مصری شاہ۔ نیف باغ اور شاہی قلعے کے آس پاس کے علاقوں کا معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کے افسروں سے بھی تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ شام کے وقت گورنمنٹ ہاؤس میں اعلیٰ سول و فوجی حکام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں سیلاب سے پیدا شدہ صورت حال پر غور و خوض کیا گیا۔ مقامی اخبارات کے نمائندوں نے بھی میجر جنرل محمد اعظم کے ہمراہ ہوائی جہاز میں اڑان کرکے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور راوی کے اس پاٹ کو دیکھا جو پچاس ساٹھ میل تک پھیلا ہوا تھا۔ اور جس میں سوائے غرقابی اور ویرانی کے اور کچھ نہ تھا۔ ہوائی جہاز سے سب سے زیادہ متاثر علاقے تحصیل نارووال کے نظر آئے۔ یہاں دور دور سوائے پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ نہر چناب میں بھی ایک جگہ شگاف آچکا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ فون پر جونہی ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر نے وزیر اعظم پاکستان کو ساری صورت حالات سے مطلع کیا۔ انہوں نے آپ کو یقین دلایا۔ کہ مرکزی حکومت سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ آپ نے اپنی اور اپنی حکومت کی طرف سے سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کیا۔ اس وقت تک سرکاری کیمپوں میں ۲۵ ہزار بے گھر لوگ پہنچ چکے ہیں۔

لاہور ۸ ستمبر۔ دریائے ستلج کے پانی میں طغیانی کے باعث تحصیل قصور کے ۴۳ گاؤں زیر آب آگئے ہیں۔ ان میں دیہات کا اتلق کھڈیاں اور چاندپور کی پولیس چوکیوں کے علاوہ گنڈا سنگھ والا۔ بھائی پھیرو اور سرائے مغل کے پولیس تھانوں سے ہے۔ ڈپٹی کمشنر دورے کیلئے روانہ ہوگئے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کون ہے جو اللہ کو قرض دے گا؟

قرآن حکیم میں آتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً کہ جو اللہ تعالےٰ کو قرض دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے اموال میں برکت ڈالتا ہے اور اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ جو شخص اس سلسلہ کو قرض دے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کے اموال میں برکت دیگا اور اسے بڑھائے گا

حضرت سیدنا مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ میں فرمایا۔

"... اب بھی میں بتاتا ہوں کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم اپنا روپیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کراؤ۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں حاصل ہوگا...."

آپ اپنا تمام فالتو روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ دفتر محاسب میں جمع کرائیں آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائیں گے۔ اُسی وقت واپس ادا ہو گا۔ اگر آپ باہر ہوں اور اپنا روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب کریں گے تو صدر انجمن اپنے خرچ پر آپ کا مطلوبہ روپیہ آپ کو فوراً بھجوا دیگی

نظارت بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

فیصلہ کا ایک طریق

معاصر ہفت روزہ تنظیم پشاور مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۰ء میں ایک ادارتی نوٹ شائع ہوا ہے جس میں مدیر محترم نے دوسرے اسلامی فرقوں اور احمدیوں کے مابین جو مابہ النزاع مسائل ہیں انہیں ایک کانفرنس منعقد کر کے طے کر لینے کی تجویز پیش کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہمارا یہ خیال ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو جو سب سے پرانے احمدی ہیں اور جن کو حضرت مرزا صاحب کی کتب کا بھی عبور حاصل ہوگا۔ ربوہ میں ایک کانفرنس طلب کرنی چاہیئے۔ جس میں جماعت احمدیہ اپنی کتابوں اور تحریروں میں ان تنقیدی الفاظ پر جو برطانوی ہند کے زمانے میں اس فضا میں مرزا صاحب نے لکھیں جس فضا میں ملاں اور صوفی ان کے مدمقابل تھے نظر ثانی کی جائے اور جب یہ مسئلہ طے پائے گا تو لازماً پیر عطاء اللہ شاہ بخاری بھی یہ یقین کرے گا کہ مرزا صاحب نے کسی جدید نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ مرزا صاحب نے اپنا کوئی حکم ایجاد کیا نہ مرزا صاحب نے قرآن کے بعد کسی کتاب کو شریعت الٰہی کا درجہ دیا"

(ہفت روزہ "تنظیم" مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۰ء)

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کو کسی ایسی تجویز کے ماننے میں قطعاً کوئی عذر نہیں ہوگا کہ کوئی ایسی کانفرنس منعقد کرے جس میں دونوں طرف کے علمائے دین اکٹھے بیٹھ کر نیک نیتی سے پہلے مثلاً اس مسئلہ پر غور فرمائیں کہ آیا جس قسم کی نبوت کا دعوے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہے اور آیا ایسی نبوت بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائز ہے یا نہیں۔ اس معاملہ میں سب سے پہلے علماء کو حضرت مرزا صاحب کی تحریرات سے اس مقام نبوت کا تعین کرنا ہوگا۔ جس کا انہوں نے دعوے فرمایا ہے اور اس کے بعد قرآن کریم صحیح احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال ائمہ اسلام وغیرہ کو زیر غور لانا ہوگا۔ آخر میں احمدی علماء اور دوسرے علماء اپنا اپنا الگ فیصلہ مدلل لکھیں۔ اور یہ دونوں فیصلے کانفرنس کے خرچ پر اکٹھے شائع کر دیئے جائیں۔ اسی طرح دوسرے مسائل جن میں اختلاف ہے۔ مثلاً قتل مرتد۔ وفات مسیح وغیرہ طے کئے جا سکتے ہیں۔

خیر ہم ساری تفاصیل میں اس وقت نہیں جا سکتے اگر کوئی ایسی کانفرنس منعقد کرنے کی واقعی صورت پیدا ہو جائے۔ تو تفصیلات بھی طے کی جا سکتی ہیں اس وقت جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ یقیناً کسی ایسی کانفرنس منعقد کرنے کے حق میں ہوگی اور وہ ایسی کانفرنس میں نہ صرف پاکستان کے علمائے اسلام بلکہ تمام دنیا کے علمائے اسلام کی شمولیت کو مناسب سمجھیگی تاکہ یہ متنازعہ باتیں ایک منظم صورت میں اسلامی دنیا کے سامنے آجائیں۔ اور مسلمان علما بجائے آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اپنا وقت اور روپیہ تبلیغی اور تعمیری کاموں میں صرف کر سکیں۔

دوسری بات جو معاصر ہفت روزہ تنظیم نے پیش کی ہے۔ وہ گویا اس کانفرنس کے نتائج سے پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام مسلمان ملکر ایک ادارہ تبلیغ قائم کریں جو مثلاً جاپان اور روس وغیرہ ممالک میں منظم طور پر تبلیغ اسلام کے لئے مشن کھولے۔ معاصر کو شاید معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مدت ہوئی ایک اس قسم کی سکیم مسلمانان برعظیم ہند کے سامنے رکھی تھی۔ افسوس ہے کہ زعمائے اسلام نے اس طرف آج تک کبھی توجہ نہیں فرمائی اور جماعت احمدیہ اپنی کمزوریوں کے باوجود ہی تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے بعض دوست بجائے اس کام میں ہماری مدد کرنے کے ہمارے مٹانے کے لئے اپنا تمام زور، زر خرچ کر رہے ہیں۔

یہاں آخر میں ایک بات ہم یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ گو ہم متذکرہ بالا قسم کی کانفرنس منعقد کرنے کے سو فی صدی حق میں ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو ہم کو بڑی خوشی اس امر کی ہوگی کہ باقی علمائے اسلام بھی دنیا میں اپنے طور پر تبلیغ کرنے کے لئے نکلیں اور اپنے عقائد کے مطابق تبلیغ کریں۔ ہم حتی الوسع ان کو اپنے اس تجربہ سے جو ہم نے چند گذشتہ سالوں میں حاصل کیا ہے ان کی امداد بغیر اپنے اعتقادات ان پر ٹھونسنے کی کوشش کے لئے تیار ہیں ورنہ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ ہم انشاء اللہ تعالےٰ جیسا کہ ہماری گذشتہ تاریخ شاہد ہے۔ توحید باری تعالےٰ اور رسالت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کناروں پر نصب کر کے چھوڑیں گے۔

سالانہ اجتماع خادم کا سامان

خدام چھوٹی بالٹی ضرور ساتھ لائیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر خادم کے پاس اس کا سفری تھیلہ معہ دیگر ضروریات کے مکمل ہونا چاہیئے۔ اس تھیلہ میں سفر میں کام آنے والی چیزیں ہوتی ہیں اور ان کی موجودگی میں کسی کا دست نگر ہونا پڑتا۔ خدام کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کو ہر وقت مکمل رکھیں۔ یہ سامان گو مختصر ہے۔ مگر نہایت ضروری ہے قائدین مجالس جملہ خدام کو تاکید کریں کہ وہ یہ سامان تیار کریں۔ اور پھر اس کی پڑتال کریں۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اور نمائندگان کے سامان کی یہاں بھی پڑتال ہوگی۔ دوران اجتماع میں ہر وقت اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک خادم کے پاس کم از کم مندرجہ ذیل چیزیں ضرور ہونی چاہئیں۔

خادم کا سامان

ایک تھیلہ۔ ایک سیر بھنے ہوئے چنے۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ ۲۰ فٹ رسی۔ پٹی دو گز لمبی چار انچ چوڑی۔ ایک پلیٹ۔ ایک مگ یا گلاس۔ پانچ فٹ لمبی موٹی چھڑی۔ ان کے علاوہ ٹارچ اور غلیل بھی اگر مہیا ہو سکیں۔ تو اچھا ہے۔ ایک چھوٹی بالٹی۔

چونکہ اس مرتبہ مرکز میں بالٹیوں کی کمی ہے۔ اس لئے خدام اس کمی کو مدنظر رکھیں۔ اور اپنے ساتھ ایک ایک بالٹی ضرور لائیں تا دقت نہ رہے

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فرقہ اسمٰعیلیہ کا مذہب خلفاء راشدین کے متعلق

(از قلم ہز ہائی نس آغا خاں صاحب بحوالہ سول ملٹری گزٹ ۲۹ اگست ۱۹۵۰ء)

ابتداء میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تمام مسلمانوں کا باہمی اتحاد تھا شیعہ اور سنی کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ لیکن حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ جن کو عربی میں شیعہ یعنی گروہ کہتے ہیں۔ ایک گروہ شیعان علی رضؓ کہلاتا تھا۔ اور دوسرا شیعان معاویہ۔ یہ دونوں گروہ حضرت امام حسن رضؓ کے حضرت معاویہ سے صلح کر لینے کے زمانے تک موجود رہے۔ اور جب حضرت معاویہ تمام مسلمانوں کے واحد خلیفہ بن گئے تو شیعان معاویہ کی ہر جگہ کثرت ہو گئی اور وہی جمہور مسلمان سمجھے جانے لگے۔ شیعان علی ایک دوسرا گروہ بن کر رہ گئے۔ اسمٰعیلی فرقے کے لوگ انہی شیعان علی رضؓ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ حضرت علی رضؓ نے چونکہ خود خلفاء سے تعاون کیا ہے۔ اس لئے ان خلفاء کے متعلق کوئی علیحدہ رائے قائم کرنا اب ان کا کام نہیں۔ بلکہ جیسا کہ ایرانی مورخین نے بھی لکھا ہے۔ حضرت علی رضؓ خود ساری عمر ان خلفاء کی عزت کرتے رہے۔ ان کا بھی یہی فرض ہے کہ ان کی عزت کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ امامت خاندان نبوت کا ہی حق ہے۔ لیکن خود حضرت علی رضؓ نے خلفاء راشدین کے زمانے میں کسی وجہ سے یہ سوال نہیں اٹھایا۔ اور جب سوال کو خود حضرت علی رضؓ نے نہیں اٹھایا۔ میرے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ ہم (تیرہ سو سال کے بعد) اب پھر اس کو اٹھائیں۔ پس باوجود حضرت علی کے طرفدار ہونے کے ہم دل جان سے اس دعا میں شریک ہو سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے گناہ معاف فرما دے اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرے۔ آمین (مرسلہ علی محمد بی اے۔ بی۔ ٹی از ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعطیلات موسم گرما کے بعد تعلیم الاسلام کالج لاہور انشاء اللہ العزیز ۲۰ ستمبر کو ۹ بجے صبح کھلے گا۔ طلبہ وقت پر پہنچ جائیں۔ ورنہ سپیشل جرمانہ کے مستوجب ہوں گے۔

تھرڈ ایئر بی اے بی ایس سی میں داخلہ ۲۰ ستمبر سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ فرسٹ ایئر ایف اے ایف ایس سی (نان میڈیکل) میں داخلہ صرف ۳۰ ستمبر کو ہوگا۔ جو طلبہ فرسٹ ایئر میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیں۔ ورنہ بعد میں داخلہ ممکن نہ ہوگا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں شعبۂ عمال کی سرگرمیوں کا تیسرا سال

آنریبل وزیر قانون و عمال کے زیر صدارت ڈھاکہ میں ۵ اور ۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو مجلس قائمہ برائے عمال کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس کے مباحثہ کی روشنی میں حکومت اب مزدوروں کے متعلق تین اہم قوانین یعنی مزدور یونینوں کو تسلیم کرنے کے متعلقہ بل کم از کم اجرت کے متعلقہ بل اور اجرتوں کی ادائیگی (ترمیم شدہ) بل پر نظر ثانی کر رہی ہے۔

پہلی پاکستان عمال کانفرنس میں مزدوروں کے متعلق قوانین اور انتظامی اقدام کے لئے پانچ سالہ پروگرام منظور کیا گیا تھا۔ اس پر تندہی سے عمل ہو رہا ہے۔ دیگر امور کے علاوہ معدنیاتی بورڈ کے دستور العمل اور طریقہ عمل کے مجوزہ قواعد را‌ئے عامہ معلوم کرنے کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں۔ اس بورڈ کے ذمہ چیف انسپکٹر یا انسپکٹر معدنیات اور کان کے مالک۔ ایجنٹ یا منیجر کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرنا بھی ہوگا۔

کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کی بہبودی فنڈ کے قانون کے تحت ایک مشاورتی کمیٹی نے اب اپنا کام شروع کیا ہے۔ زچگی کے سلسلہ میں مراعات دینے اور دو کانوں نیز تجارتی اداروں کے معاملات کے متعلق مرکزی قانون بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس سلسلہ میں ٹھوس تجاویز جلد از جلد عمال کانفرنس کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ صوبائی حکومتوں کی مزدوروں کو بھی پوری کوشش کر رہی ہے صنعتی مزدوروں کے لئے پراویڈنٹ فنڈ کے قواعد وغیرہ کے متعلق ٹھوس تجاویز بھی دوسری پاکستان عمال کانفرنس کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں کیلئے سہولتیں

سورینج (کوئٹہ) اور ڈنڈوٹ (مغربی پنجاب) میں مزدوروں کی بہبودی کے دو مرکز قائم کئے جانے والے ہیں۔ ان مرکزوں میں طبی سہولتیں مزدوروں کے بچوں کے اسکول اور دیگر چیزیں ہوں گی۔ ان کے علاوہ کوئلہ کی کانوں کے دیگر علاقوں میں بھی اسپتال اور اسکول قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

کراچی اور چٹاگانگ نیز لندن۔ لورپول اور گلاسگو میں پاکستانی ملاحوں کی بہبودی کے موجودہ دفاتر کے علاوہ اب نیویارک میں بھی بہبودی کا ایک دفتر قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح عنقریب۔ سڈنی میں بھی ایک دفتر قائم کرنے کی تجویز ہے۔

یہ دفاتر اور مرکز پاکستانی ملاحوں کو ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ لندن کے دفتر نے حال ہی میں ایک بنگالی پندرہ روزہ رسالہ "پاکستانی خبر" شائع کرنا شروع کیا ہے جس کا مقصد پاکستانی ملاحوں کو پاکستان کے حالات سے باخبر رکھنا ہے۔

بحالی روزگار

بے روزگاروں کی مدد کرنے کے لئے تمام ملک میں تبادلہ روزگار کے دفتروں اور فنی تربیتی مرکزوں کا ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔ تبادلہ روزگار کے دفتروں کی تعداد ۲۲ ہے۔ جن کے علاوہ ایک مرکزی دفتر بھی قائم ہے۔ اسی طرح ۲۱ عام اور دو تربیت و بیداوار کے مرکز کام کر رہے ہیں۔ تبادلہ روزگار کا مرکزی دفتر تمام پاکستان کے لئے ایک کلیرنگ ہاؤس کی حیثیت سے کام کرتا رہتا ہے۔ اس نے فنی یا اعلیٰ عہدوں کے خواہش مند اشخاص کے متعلق چھ فہرستیں شائع کیں۔ یہ فہرستیں مرکزی و صوبائی حکومتوں کے تمام شعبوں۔ مقامی ایڈمنسٹریشن اور اور تمام ملک کے تقریباً ساڑھے چار سو فرموں اور کارخانوں کے مالکوں کو روانہ کی گئیں۔

فنی تربیتی مرکزوں میں بے روزگار اشخاص کو اس طور سے تربیت دی جاتی ہے کہ وہ شہری صنعتوں میں کام کر سکیں۔ یا اپنا خود مختار کاروبار شروع کر سکیں۔ تربیتی مراکز خاص طور سے کشمیری مہاجرین کے لئے ہیں۔ جن میں ۲۰۰ اشخاص کام سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مہاجر خواتین کو بننے۔ زردوزی اور سلائی کے کام نیز خیاطی وغیرہ کی تربیت دینے کا بھی انتظام ہے۔ یہ تربیتی مرکز کشمیری مہاجر کیمپوں کے قریب قائم ہیں۔

چند فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام سکھلانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو اشخاص درجہ دوئم کا امتحان پاس کرنے کے بعد مزید تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے پیشہ کا عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے کارخانوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس تربیت کی مدت اندازاً ۱۲ ماہ کی ہوتی ہے۔ یہ اشخاص مکمل طریقہ سے تربیت حاصل کر لینے کے بعد عموماً کارخانوں یا فیکٹریوں میں ملازمت حاصل کر لیتے ہیں۔

عام تربیتی اسکیم یا تربیت و بیداوار کے مرکزوں یا کام سیکھنے کی اسکیم کے تحت مہاجر یا سابق فوجی تربیت پانے والوں کو پندرہ پندرہ روپیہ ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر ان کی سکونت کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ تربیت ختم ہونے پر ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اور کامیاب امیدواروں کو سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔

وزارت کا یہ شعبہ کراچی۔ چٹاگانگ اور لاہور کی نمائشوں میں بہت مقبول رہا ہے۔ ان نمائشوں میں اس شعبہ کے اسٹال موجود تھے۔ جن میں تیار شدہ چیزوں نیز تربیت حاصل کرنے کے طریقوں کی نمائش کی گئی تھی۔

بین الاقوامی ادارہ عمال

پاکستان بین الاقوامی ادارہ عمال کے کاموں سے دلچسپی لیتا رہا۔ اور اس کی سرگرمیوں میں شریک ہوتا رہا۔ اس سال بین الاقوامی ادارہ عمال کے زیر اہتمام جتنی کانفرنسیں ہوئیں۔ ان سب میں شرکت کے لئے پاکستان نے وفود روانہ کئے۔

بین الاقوامی ادارہ عمال کے مختلف ماہرین نے متعلقہ امور پر مشورہ دینے کے لئے پاکستان کا دورہ کیا۔ ان میں سے ایک ماہر مسٹر اسونڈ پیڈرسن ڈائرکٹر ایشیائی فیلڈ دفتر بین الاقوامی ادارہ عمال (جو بنگلور میں ہے) تھے جنہوں نے وزراء اور اعلیٰ سرکاری افسروں سے مشاورت کی۔ اور صنعتی کارخانوں کا معائنہ کیا۔ ایک اور ماہر مسٹر جی۔ این لیمنگ تھے۔ جو بین الاقوامی ادارہ عمال کی امداد باہمی اور دستکاری کی سروس کے افسر اعلیٰ ہیں موصوف نے چند متعلقہ افسروں سے امداد باہمی کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ اور اسی مسئلہ پر کراچی میں بین الاقوامی ادارہ عمال کی علاقہ جاتی کانفرنس منعقد کرنے کے امکانات معلوم کئے۔ حکومت پاکستان نے ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر بین الاقوامی ادارہ عمال کو ۱۹۵۰ء کے آخر یا ۱۹۵۱ء کے اوائل میں کراچی میں اپنا آئندہ اجلاس منعقد کرنے کی دعوت دی ہے۔

یہ امر پاکستانیوں کے لئے باعث دلچسپی ہوگا کہ بین الاقوامی ادارہ عمال نے ان کے دو ہم وطنوں کو اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا ہے۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی —— احمدیہ سپورٹس کلب کراچی

جملہ احمدی کھلاڑی اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں

"خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اس بات کو اپنی سکیم میں شامل کریں۔ اور جماعت میں ان کو رائج کریں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی کہا تھا۔ کہ جماعت ورزش جسمانی کی طرف خاص طور پر زور دے اور اب میں یہ کام بھی خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء)

مندرجہ بالا اقتباس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ سے لیا گیا ہے جو الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۵ کالم ۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور کا ارشاد بالکل واضح اور صاف ہے۔ جملہ مجالس کو اس سلسلہ میں پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ شہرت حاصل کرنے کے لئے کھیل کے میدان میں بہت مواقع ملتے ہیں۔ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جملہ احمدی کھلاڑیوں کے پتہ جات مکمل ہوں۔ تا اگر کبھی ضرورت پڑے۔ تو ان کو بلایا جا سکے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک احمدیہ سپورٹس کلب بنائی ہے۔ جس میں وہ ہر قسم کی کھیلوں کی ٹیمیں بنانا چاہتے ہیں۔ جملہ خدام جو کسی کھیل میں نمایاں درجہ رکھتے ہوں۔ اور مقابلہ کے لئے غیروں کے ساتھ میدان میں آنے کے قابل ہوں۔ وہ اپنے نام معہ پتہ کے مکرم **محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری۔ جنرل منیجر احمدیہ سپورٹس کلب ۱۰۶/F اے بی سینیا لائنز کراچی** کو جلد تر بھجوا دیں۔ اور آئندہ اس سلسلہ میں ان سے براہ راست خط و کتابت کریں۔

قائدین مجالس بھی اس طرف توجہ کریں۔ اور ضروری معلومات مندرجہ بالا پتہ پر بھجوا دیں۔ کھلاڑی اپنے طور پر بھی براہ راست محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری سے مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(مہتمم شعبہ ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان مال جماعت ہائے توجہ فرمائیں!

یہ امر بار بار نوٹس میں آ رہا ہے کہ بعض جماعتوں کے سیکرٹریان مال چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر اور اخراجات خط و کتابت رقم چندہ جات سے وضع کر لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اس سے چندہ کے حسابات میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر و اخراجات خط و کتابت اسمیں سے وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے ادا کیا کریں جس کے وصول کرنے کی سیکرٹریان مال کو اجازت ہے۔

(نظارت بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیٰ کی قربانیاں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ کن فتویٰ

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے گزشتہ ایام میں عید الاضحیٰ کی قربانی کے متعلق میرے تین مضامین "الفضل" میں اوپر تلے شائع ہو چکے ہیں (ملاحظہ ہو الفضل ۱۸-۱۹-۲۰ اگست ۱۹۵۰ء) اس کے بعد مجھے ایک دوست کے ذریعہ علم ہوا ہے کہ آج سے ۳۸ سال قبل یعنی ۱۹۱۲ء میں بھی یہ سوال اٹھا تھا۔ جبکہ ترکوں کی امداد کی غرض سے (جو اس وقت ایک جنگ کی مصیبت میں مبتلا تھے) بعض مسلمانوں نے تجویز کی تھی کہ عید الاضحیٰ کی قربانی کو روک کر اس کی بجائے ترکوں کو نقد روپیہ بھجوا دیا جائے۔ ان ایام میں اخبار "زمیندار" لاہور میں کسی مسلمان وکیل کا ایک مضمون بھی شائع ہوا تھا۔ جس میں مسلمان علماء سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ان مسلمان علماء میں ہماری جماعت کے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب نور اللہ مرقدہ کا نام نامی بھی شامل تھا۔ اسپر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے اخبار "زمیندار" کا یہ پرچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھجوا کر درخواست کی کہ حضور اس استفسار کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ اس کے جواب میں جو خط حضرت خلیفہ اول رض کی طرف سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو موصول ہوا وہ انہوں نے انہی ایام میں اپنے نوٹ کے ساتھ ایک اشتہار کی صورت میں شائع کر دیا۔ اور میں اس اشتہار کو (گو افسوس ہے کہ مجھے اس کی صرف نقل ہی مل سکی ہے) ناظرین کی دلچسپی اور راہ نمائی کی خاطر درج ذیل کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فتوے میں بعینہ اسی خیال کا اظہار فرمایا ہے۔ جو میں اپنے مضمونوں میں ظاہر کر چکا ہوں فالحمد للہ علیٰ ذالک بہرحال ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب کے مطبوعہ اشتہار کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

فتوےٰ متعلق قربانی عید الاضحیٰ

"اخبار زمیندار لاہور میں ایک وکیل صاحب نے عید کی قربانیوں کے متعلق حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح) سے استفسار کیا تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں زمیندار کا یہ پرچہ بھیجدیا۔ علاوہ اسکے ۸؍ نومبر ۱۹۱۲ء کو جو پبلک جلسہ لاہور میں زمیندار ٹرکش ریلیف فنڈ کے متعلق ہوا تھا۔ اس میں مولوی عبد العلی صاحب ہروی شیعہ عالم نے آیت لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم سے استدلال کر کے فتوے دیا تھا کہ اگر ترکوں کی اس مصیبت کے وقت میں قربانی نہ دی جائے۔ اور اس کے عوض میں نقد روپیہ ترکی بھجوا دیا جائے تو جائز ہے۔ اس کے متعلق بھی میں نے اپنے خط میں حضرت مولوی صاحب کو اطلاع کر دی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت مولوی صاحب کی جو چٹھی مجھے موصول ہوئی ہے وہ ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ اس کے چھاپنے کی اس لئے بھی ضرورت محسوس ہوئی کہ جلدی میں جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی کی طرف منسوب کر کے بھی ایک بے دلیل فتوےٰ شائع ہوا ہے۔ جس کی بناء پر بعض اخباروں نے کھلے طور پر قربانی نہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ رقم ٹرکش ریلیف فنڈ میں دے دی جائے۔ اس تحریک سے مسلمانوں کو بہت ابتلا کا اندیشہ ہے۔ اور شعائر اللہ کی بے حرمتی ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب قبلہ نے اپنی اس چٹھی میں نہ صرف قربانی کے ضروری ہونے پر فتوے دیا ہے بلکہ ایک حقیقی مصلح کے طور پر قوم کی مرض اور اس کا علاج دونوں بتا دیئے ہیں۔ اور قربانی روکنے کی بجائے دیگر ہر رنگ میں چندہ دینے کی تحریک کی ہے۔ الخ

خاکسار:۔ مرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

۱۴؍ نومبر ۱۹۱۲ء

اصل خط مشتمل بر فتوےٰ

پیارے مرزا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بڑی ضرورتیں تھیں۔ خلفاء کے زمانہ میں سخت سے سخت ضرورتیں تھیں۔ مگر قربانی ترک نہیں کی گئی۔ اس کا ترک شیعہ مذہب کے بھی خلاف ہے۔ باقی رہا لن ینال اللّٰہ لحومھا الآیت کا فرمان سو وہ صحیح ہے مگر جس طرح سے عالم شیعہ نے سمجھا ہے اس طرح نہیں۔ قربانی ہی اصل ہے۔ معلوم نہیں ینالہ التقویٰ سے مولوی صاحب نے کیا مراد لیا ہے۔ افسوس یہ سب قرآن نہ سمجھنے کا وبال ہے۔ کیا مسلمانوں کے پاس اور مال ہی نہیں رہا کہ اب قربانی پر ہاتھ صاف کرنے لگے؟ اگر ایسے ہی مفلس ہیں تو نہ زکوٰۃ نہ قربانی نہ تعلیم پر روپیہ خرچ کریں چھٹی ہوئی اللہ اللہ ثم اللہ اللہ پہلے مکہ میں قربانیاں بند کریں۔ ترک خود قربانی کو بند کریں۔ قونصل کراچی۔ بمبئی۔ مدراس کلکتہ۔ برما کیا کام کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ وطن اور زمیندار جیسے دانایانِ زمانہ سے دریافت کریں کہ قونصل کیا کام کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ متفرنج تو اسلام کی سلطنت کو پسند ہی نہیں کرتے۔ میں نے ان لوگوں کو ضروری تجارت کے متعلق خط لکھے جواب تک سے دریغ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یونی ورسٹی کا جمع شدہ روپیہ دے دیں۔ (ان دنوں مسلم یونی ورسٹی کے لئے بھاری رقم جمع ہوئی تھی۔) شادی غمی کی فضولی کا روپیہ دے دیں۔ خود ترک فضولی کے بدلے روپیہ دیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں فی کس ایک روپیہ ہی دیں۔ مگر خود شعائر اسلام کو ہاتھ سے نہ دیں۔ طرابلس کے غریب عرب جان دے رہے ہیں۔ ترک میدانی جنگ چند روز جاری رکھیں قد افلح المومنون۔ للہ العزۃ وللرسول وللمومنین۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا۔ سچ ہے صرفے بر است

نور الدین از قادیان ۱۰؍ نومبر ۱۹۱۲ء

حاشیہ۔ شیعہ عالم شیخ عبد العلی ہروی کا ایک مضمون آج پیسہ اخبار میں نکلا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف حج کے موقعہ پر قربانی ہے اور سوائے اس کے نہیں۔ اس کے متعلق صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہوگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور صحابۂ کرام اور ائمہ محدثین اور مجددین کا عمل اور امت محمدیہ کے تیرہ سو سال کا تعامل صرف عالم ہروی کے اجتہاد سے باطل نہیں ہو سکتا۔"

جو فتوےٰ حاجی الحرمین حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا اوپر درج کیا گیا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے عید کی قربانیوں کو شعائر اسلامی کا ضروری حصہ قرار دیا ہے۔ اور اسے بند کرنے کو ایک خلافِ اسلام فعل گردانا ہے۔ جس کا خیال محض جلد بازی یا نادانی یا دینی جذبہ کی کمی یا فقدان کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ باقی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس قسم کا فتوےٰ دینے والے علماء آیت لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم کا مطلب نہیں سمجھے۔ اس سے شریعت اسلامی کی ایک نہایت لطیف حکمت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ جو یہ ہے کہ ہر عمل کا ایک جسم ہوتا ہے۔ اور ایک روح۔ جسم تو اس کی ظاہری شکل وصورت کا نام ہوتا ہے۔ اور روح اس کے اندر کے مغز کا نام ہوتا ہے۔ جس کی بناء پر اور جسے پیدا کرنے اور زندہ رکھنے کے لئے کسی عمل کا حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً نماز کا جسم وہ ظاہری ارکان (یعنی قیام اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اور ان کی مقررہ دعائیں) ہیں جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ اور نماز کی روح وہ نیکی اور طہارت اور تقرب الی اللہ کا جذبہ ہے۔ جسے خدا نماز کے ذریعہ مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جس کی طرف مثلاً قرآن شریف ان الفاظ میں اشارہ کرتا ہے۔ کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (یعنی نماز خلاف اخلاق اور خلاف دین باتوں سے روکنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔) اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ جس کے ذریعہ وہ خدا تک پہونچتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ نماز کی روح اس کی یہ اندرونی حقیقت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ کوئی عالم دین یہ نہیں کہہ سکتا کہ نماز کی ظاہری صورت کو ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ جب جسم ہی نہیں ہوگا تو روح کہاں سے آئیگی۔ اور کہاں رہے گی؟

یہی فلسفہ قربانیوں کے اس حکم میں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے بعض علماء غلط استدلال کر رہے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ:۔

لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماءھا
ولکن ینالہ التقویٰ منکم

(سورۂ حج آیت ۳۸)

"یعنی اے مومنو قربانیوں کے جانوروں کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہونچتا بلکہ اسے تمہاری طرف سے وہ تقوےٰ کی روح پہونچتی ہے۔ جس کے ماتحت تم یہ قربانیاں کرتے ہو۔"

کہا جاتا ہے کہ اس قرآنی آیت میں ینالہ التقویٰ (خدا کو تقوےٰ کی روح پہونچتی ہے) کے الفاظ میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ قربانی کی ظاہری صورت کوئی چیز نہیں۔ بلکہ تقوےٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسرے رنگ میں خرچ کرنا بھی کافی ہو سکتا ہے۔ یہ استدلال کتنا غلط کتنا بے بنیاد اور قرآنی محاورہ کے کتنا خلاف ہے! ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کا یہی منشاء تھا۔ جو بعض جلد باز لوگوں نے اس آیت سے سمجھا ہے۔ تو پھر اس آیت کے ساتھ لگتی ہوئی آیت میں انہی قربانیوں کے متعلق یہ کیوں فرمایا گیا کہ:۔

فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یعنی اے مسلمانو تم ان قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاؤ اور اپنے با قناعت عزیزوں دوستوں اور ہمسایوں کو بھی کھلاؤ اور پھر ایسے لوگوں کو بھی کھلاؤ جو غریب اور مصیبت زدہ ہیں خواہ وہ سائل ہوں یا غیر سائل"

اس آیت کے ساتھ جوڑ کر اوپر والی آیت کو بیان کرنا صاف ثابت کرتا ہے کہ اس جگہ قربانیوں کی ظاہری صورت اور ان کی اندرونی روح دونوں کی حکمت بیان کرنا مقصود ہے۔ دراصل ینالہ التقوٰی والی لطیف آیت میں خدا تعالیٰ نے وہی حکیمانہ انداز اختیار فرمایا ہے۔ جو دیگر احکام شریعت کے متعلق اختیار کیا گیا ہے یعنی قربانیوں کے جسم (یعنی ان کی ظاہری شکل وصورت) کے ساتھ ساتھ ان کی اندرونی روح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ تاکہ مسلمان صرف اعمال کے جسم میں ہی الجھ کر نہ رہ جائیں۔ بلکہ اعمال کی اندرونی حکمت کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اسے ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھیں۔ مگر جیسا کہ دوسری آیت میں صراحت کی گئی ہے۔ اس سے یہ استدلال کرنا ہرگز جائز نہیں کہ شریعت کے مقرر کردہ اعمال کی ظاہری صورت کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ کیا اس وجہ سے کہ نماز کی اصل روح قربِ الٰہی اور منکرات سے تحفظ ہے۔ نماز کے ظاہری ارکان یعنی قیام رکوع اور سجود وغیرہ کو چھوڑا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس وجہ سے کہ روزہ کی اصل روح تبتل الی اللہ اور لذاتِ دنیوی سے بے رغبتی پیدا کرنا ہے۔ روزہ کی ظاہری شکل وصورت یعنی سحری کا کھانا اور دن کے اوقات میں اکل وشرب سے اجتناب اور شام کی افطاری کو ترک کیا جا سکتا ہے؟ اور پھر کیا اس وجہ سے کہ حج کی اصل روح مسلمانوں میں مرکزیت اور اجتماعیت کا احساس پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی خاطر ایثار کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ حج کے ظاہری مناسک یعنی بیت اللہ کا طواف اور عرفہ کے وقوف وغیرہ کو چھوڑا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اور کوئی عالمِ دین ایسا فتویٰ دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو پھر اگر اسی حکمت کے ماتحت قرآن نے قربانیوں کی ظاہری صورت کے علاوہ ان کی اندرونی روح کی طرف بھی توجہ دلائی تو اس کی وجہ سے قربانی کے ظاہری مناسک کو کس طرح ترک کیا جا سکتا ہے؟ اس ملحدانہ نظریہ کو قبول کرنے سے تو شریعت کا سارا ڈھانچہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور نہ نماز رہتی ہے اور نہ روزہ اور نہ حج اور نہ کوئی اور عبادت۔ فافھم وتدبر ولا تکن من الممترین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۰-۹-۵

برطانیہ میں تعددِ ازدواج کی طرف رجوع

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ (سورۃ حجر) "یعنی اسلام کی تعلیم اور اس کے ساتھ ترقی کے وعدے ایسے ہیں۔ کہ بسا اوقات کافر لوگ بھی یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے"۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت پر تاریخ عالم نے بے شمار دفعہ مہر تصدیق ثبت کی اور انشاء اللہ قیامت تک کسی نہ کسی رنگ میں اس کا ظہور ہوتا چلا جائے گا۔ جب کبھی بھی مسلمانوں کو کوئی غیر معمولی کامیابی اور ترقی نصیب ہوئی۔ اور دنیا جانتی تھی کہ یہ کامیابی اور یہ ترقی ان وعدوں کے مطابق ہے جو قرآن میں نہایت زور شور کے ساتھ کئے گئے ہیں تو اس وقت لازماً مسلمان علاقوں کے قریب رہنے والے کافروں میں اسلام کی طرف غیر معمولی توجہ اور حرکت پیدا ہوئی۔ جو اس بات کا عملی ثبوت تھی۔ کہ ان کفار کے دلوں میں لو کانوا مسلمین کا جذبہ موجزن ہو رہا ہے۔ اور وہ بھی ان ترقیات میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں۔ جو خدا نے مسلمانوں کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ اور بعض اقوام اور افراد نے تو قولاً بھی اس بات کا اظہار کیا۔ کہ اسلام ایک نہ ختم ہونے والی ترقی کی طاقت لے کر پیدا ہوا ہے یہ لو کانوا مسلمین کے فطری نعرہ کا ایک پہلو تھا جو تاریخ نے دیکھا۔ دوسری طرف اس بات کی مثالیں بھی کثرت کے ساتھ ملتی ہے۔ کہ بسا اوقات کفار نے اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی فلاں تعلیم ایسی ہے کہ کاش وہ ہم میں بھی ہوتی۔ اسلام کی اخوت کی تعلیم۔ اسلام میں انسانی مساوات کی تعلیم۔ اسلام میں جوئے کی حرمت۔ اسلام میں شراب کی حرمت۔ اسلام میں قتل کی سزائے موت۔ اسلام میں جمہوریت کا نظام۔ اسلام میں طلاق کا قانون وغیرہ وغیرہ بے شمار ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق کبھی کوئی قوم اور کبھی کوئی قوم حسرت کے ساتھ اس بات کا اظہار کر چکی ہے کہ کاش یہ تعلیم ان میں بھی ہوتی۔ جس کے دوسرے الفاظ میں یہی معنی ہیں کہ لو کانوا مسلمین۔ فطرت انسانی کا یہ نعرہ کہ "کاش ہم بھی اس تعلیم کو ماننے والے ہوتے" کبھی تو عمل کے ذریعہ ظاہر ہوا ہے اور کبھی قول کے ذریعہ ظاہر ہوا ہے۔

مگر بہرحال وہ اس گہری حسرت کا علمبردار ہے جو ایک پاک اور فطری تعلیم کو دیکھ کر ایک محروم فرد یا محروم قوم کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

اس جگہ میں اس فطری نعرہ لو کانوا مسلمین کی ایک تازہ مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس کی گونج آجکل برطانیہ کی غیر اسلامی فضاء میں بڑے زور شور کے ساتھ اٹھ رہی ہے۔ سٹار ایجنسی نے لنڈن سے اطلاع دی ہے کہ:۔

"لنڈن ۳ ستمبر۔ پروفیسر اوکے لوٹجائے کی قیادت میں ایک کمیٹی یہاں اس بات کی تیاری کر رہی ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبروں کے سامنے یہ تجویز پیش کی جائے۔ کہ برطانیہ کے قانون شادی و بیاہ میں اصلاح ہونی چاہیئے۔ یہ مہم پارلیمنٹ کے اس اجلاس کے ساتھ ہی بلا توقف شروع کر دی جائے گی۔ جو ۱۲ ستمبر سے منعقد ہونے والا ہے۔ یہ تحریک پروفیسر لوٹجائے کی اس جدید تصنیف کی اشاعت سے شروع ہوئی ہے۔ جس کا نام "اب کوئی غیر شادی شدہ عورت نہیں رہیگی" ہے اور جس کے اس وقت تک ۳۵ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور ابھی تک پبلک میں اس کتاب کی بیحد مانگ ہے۔ مختصراً تجویز یہ ہے کہ ہر آدمی دو بیویاں کرے۔ پروفیسر لوٹجائے کا جنہوں نے برطانیہ کے اعداد و شمار کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس طرح ملک کی ہر عورت کو خاوند مل جائے گا۔ ایسے لوگ جو ایک بیوی رکھنے پر بھی چنداں خوش نہیں۔ اور اس کا انتظام نہیں کر سکتے انہیں ایک بیوی کی اجازت ہوگی۔ مگر ایسے لوگ تمام پبلک جگہوں میں ملک کی عام آبادی سے (جو تعدد ازدواج پر عامل ہوگی) علیحدہ بٹھائے جائیں گے۔ پروفیسر لوٹجائے نے ایک جدید مکمل ضابطہ ازدواج کا خاکہ تیار کر لیا ہے۔ اس ضابطہ کی رو سے موجودہ قانون کو (اس کی جذباتی بنیاد سے ہٹا کر) زیادہ عملی اور کاروباری رنگ دے دیا جائیگا"۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۰ء)

یہ خبر (خواہ یہ تجویز فی الحال کامیاب ہو یا نہ ہو) بہرحال اسلام کی ایک عظیم الشان فتح ہے کہ وہ ملک جس نے سینکڑوں سال تک اسلام کی تعدد ازدواج والی تعلیم کا نہایت سختی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ بلکہ نعوذ باللہ اسے تعیش اور بدکاری تک کے قبیح الزامات کا نشانہ بنایا۔ آج وہی ملک اپنے گھریلو مسائل کے دباؤ سے مجبور ہو کر اس تعلیم کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ بلکہ اسلام نے تو تعدد ازدواج کی صرف اجازت ہی دی تھی۔ اور وہ بھی خاص شرائط کے ساتھ۔ مگر یہ ملک اسے ایک گونہ جبر کا رنگ دے کر اپنے سیاسی قانون کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔ اور ایک بیوی پر قانع لوگوں کو گویا اچھوتوں کی طرح علیحدہ جگہ دے کر سوسائٹی کی نظروں میں مطعون کرنے کی تجویزیں سوچ رہا ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر کسی تعلیم کی فتح ہو سکتی ہے؟ کیا کسی "سربلند قوم" کا سر اس سے بھی زیادہ نیچا ہونا ممکن ہے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

اس سے پہلے یورپ وامریکہ کی اقوام نے اسی میدان میں اسلام کے قانونِ طلاق کو نوازا۔ گو غلطی میں دوسری انتہاء کی طرف جھک گئے۔ اور اب وہ تعددِ ازدواج کے اسلامی قانون کو اپنانا چاہتے ہیں۔ اور گو یہ ممکن ہے کہ ابھی اس قوم کے لئے اسلام کی طرف آنے میں چند اور جھٹکے کھانے مقدر ہوں۔ کیونکہ اس قسم کے وسیع قومی تغیرات آہستہ آہستہ ہی ہوا کرتے ہیں۔ مگر بہرحال ہمارے خدا اور ہمارے رسول اور ہمارے قرآن کا یہ فرمان بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا کہ:۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

قادیان میں جرمن اور انڈونیشین احمدی بھائیوں کی آمد

آپ کی قادیان میں آمد احمدیت کی صداقت کا ایک ثبوت ہے

(مرتبہ مکرم مسعود احمد صاحب عارف واقف زندگی دار المسیح قادیان) (سپاسنامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مورخہ ۳۱؍۸؍۵۰ کو قادیان دارالامان میں مسٹر عبدالکریم صاحب ڈنکرک جرمن نومسلم اور مسٹر سوپارچا انڈونیشین کی آمد کی خوشی میں بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نائب ناظر اعلیٰ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال نے آنے والے معزز مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کا خلاصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے:-

ہمارے معزز بھائیو! ہم درویشان آپ کی قادیان میں آمد پر آپ کو **اھلاً و سھلاً و مرحبا** پیش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد ہمیں بہت سی اقتصادی اور سیاسی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ وہاں پر ہزاروں احمدی جو قادیان کی زیارت کے لئے بیتاب ہیں اس نعمت سے محروم ہیں۔ لیکن آپ کس قدر خوش قسمت ہیں۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آنکھوں سے دارالمسیح قادیان کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے پیدا۔

قادیان جو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اسے کوئی دنیاوی وجاہت حاصل نہیں۔ لیکن مذہبی نقطۂ نگاہ سے اسے بین الاقوامی پوزیشن حاصل ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہاں بعثت کی وجہ سے اس جگہ کا چپہ چپہ مقدس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو پورا کر رہا ہے

آج سے ساٹھ سال قبل جب کہ قادیان کو پنجاب میں کوئی نہ جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ نیز **یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق** کہ دور دراز کے رستوں سے لوگ اور اموال آپ کے پاس آئیں گے“ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ سب آپ کے مخالف تھے۔ اور ان الہامات کے پورا ہونے کے بظاہر کوئی آثار نہ تھے۔ بہت سی پیشگوئیاں حضور علیہ السلام کی حیات میں پوری ہوئیں۔ اسی طرح یہ پیشگوئی بھی حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی پوری ہوئی۔ جبکہ ایک امریکن قادیان میں آیا اور آپ سے آپ کی صداقت کا نشان مانگا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کا یہاں آنا ہی میری صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ آج سے کئی سال قبل جبکہ مجھے کوئی بھی جانتا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ”یاتون من کل فج عمیق۔ یعنی دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے۔ پس آپ کی امریکہ سے یہاں آمد ہی میری صداقت کا ثبوت ہے۔

ہمارے بھائیو! میں بھی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کا قادیان دارالامان میں تشریف لانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے کیونکہ اس طرح حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔

قادیان جسے آپ موجودہ ماحول میں دیکھ رہے ہیں یہ اس ماحول سے بہت مختلف ہے جو ۱۹۴۷ء کے فسادات سے قبل تھا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے احمدی اپنی انتہائی خواہش کے باوجود یہاں سے چلے جانے پر مجبور ہو گئے۔ مگر ہمیں امید ہے اور وہ دن نزدیک ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پھر قادیان کو احمدیوں سے بھر دے گا۔ یہاں سے ہجرت کرنے کے متعلق بھی حضور علیہ السلام کا الہام موجود ہے۔ اور اسی الہام کے آخر میں قادیان واپسی کا اشارہ بھی ہے۔ جو خدا کے فضل سے ضرور پورا ہوگا مشکلات اور مصائب کے یہ دور روحانی جماعتوں کو تباہ کرنے کے لئے نہیں آتے بلکہ جس طرح گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ان حالات میں سے گذر کر ترقیات کے مراحل طے کرنے پڑے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ پر بھی اس دور کا آنا ضروری تھا۔

گو آج قادیان میں ہمارا پیارا امام موجود نہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے پُر امید ہیں کہ یہ جدائی عارضی ہے جو جلد ختم ہو جائے گی۔ اور آخر کار قادیان پھر احمدیوں کو مل کر رہے گا۔ اور اس وقت ہمارا پیارا امام ہم میں رونق افروز ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آخر پر ہم آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ جب آپ اپنے ممالک کو واپس جائیں گے تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کے لئے دعا کریں گے۔ نیز اصحاب جماعت خاص کر درویشان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے! اور ہماری طرف سے اپنے ملک کے جملہ احمدی بھائیوں کو ہمارا السلام علیکم پہنچا کر ممنون فرمادیں گے۔

ایڈریش پیش کئے جانے کے بعد ہمارے جرمن نومسلم بھائی مسٹر عبدالکریم ڈنکرک نے انگریزی میں مختصر تقریر فرمائی۔ (مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ کرتے گئے) سب سے پہلے انہوں نے جرمن کے احمدی مبلغین اور جرمن احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم پہنچایا۔ نیز بتایا کہ میں عرصہ ڈیڑھ سال سے پاکستان۔ ہندوستان آنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ چونکہ جرمنی میں پاکستان کا قونصلخانہ نہیں ہے۔ لہذا مجھے پاسپورٹ حاصل کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض اوقات مجھے ایک دن میں کئی مرتبہ برٹش قونصلخانہ میں جانا پڑتا تھا اور میں اس میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ آخر کار سات ماہ کی مسلسل کوشش کے بعد مجھے پاسپورٹ ملا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں ۱۲؍اپریل ۱۹۵۰ء کو بخیریت پاکستان پہنچ گیا۔ لاہور آیا۔ پھر تین مرتبہ ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک لمبی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

اپنے احمدی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا ”جرمنی ایک ایسا ملک ہے۔ جسے ہمیشہ ہی اسلام کے ساتھ دلچسپی رہی ہے۔ میں چھوٹی عمر میں جب سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو ہمیں ہمارا استاد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانعمری پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن استاد نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ بتاتے ہوئے غار ثور کے منہ پر مکڑی کے جالا تننے کا ذکر کیا کہ اسکی وجہ سے دشمن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ حالانکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ یہ واقعہ سننے کے بعد میں نے آج تک کبھی کسی مکڑی کو نہیں مارا۔ بلکہ مکڑی کے دیکھنے سے رسول مقبول کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ۱۹۴۶ء کے آخر میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ جرمنی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اسلام اور احمدیت کا لٹریچر دیا۔ اسی طرح مطالعہ اور زبانی تبادلہ خیالات سے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اسی دوران میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ بھی وہاں تشریف لائے۔ میں نے ہمیشہ جماعت کے جملہ امور میں تعاون کیا۔ نماز جمعہ اور ہفتہ وار اجلاس میرے مکان پر ہی منعقد ہوا کرتے تھے۔

جرمنی کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے جرمن قوم نے مادیت سے ہٹ کر روحانیت کی طرف سوچنا شروع کیا ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ جرمنی میں احمدیت ضرور پھیلے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آئندہ سال ہمارے جملہ پروگراموں میں کثرت سے جرمن لوگ شامل ہوں گے یہ ضروری نہیں کہ شروع میں ہی زیادہ ماننے والے ہوں بلکہ ابتداء میں مطالعہ اور سمجھنے کی ضرورت ہے

آخر پر فرمایا ”کہ میں درویشان کے پُرجوش استقبال سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ اسی طرح مجھے مقامات مقدسہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں زیادہ دن یہاں قیام نہیں کر سکتا۔ میں اس تھوڑے قادیان کے عرصہ قیام کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ اسی طرف آپ سب درویشوں کو بھی یاد رکھوں گا۔ جب میں واپس جرمن جاؤں گا تو آپ سب کی طرف سے وہاں کے احمدی بھائیوں کو آپ کا السلام علیکم پہنچاؤں گا اور جو کچھ میں نے یہاں دیکھا ہے سب کچھ بیان کروں گا جس طرح مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے امید ہے کہ وہ بھی سن کر بہت خوش ہوں گے۔ اور ہم وہاں قادیان کی جلد واپسی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے!

اس کے بعد انڈونیشن معزز مہمان نے ایڈریس کا انگریزی میں جواب دیا۔ جو زیادہ تر ملکی حالات پر مشتمل تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ملک انڈونیشیا مسلسل جزائر کی ایک لڑی ہے۔ سب سے اہم جزیرہ جاوا ہے۔ سارے ملک کی آب و ہوا معتدل ہے۔ سال میں تین ماہ کثرت سے بارش ہوتی ہے۔ اس وقت ہم چاول وغیرہ کاشت کرتے ہیں۔ وہاں مصالحہ جات کثرت سے پیدا ہوتے اور باہر بھیجے جاتے ہیں۔ چاول اور مچھلی ہماری خوراک ہے۔ ہمارا ملک ۳۵۰ سال ولندیزیوں کا غلام رہا۔ گذشتہ جنگ عظیم میں جاپانیوں نے قبضہ کر لیا اس پر ۳ سال کے عرصہ میں ہم نے آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ جاپان کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد جب دوبارہ ڈچ حکومت نے قبضہ کرنا چاہا۔ تو ہم نے ان کا مقابلہ کیا اور بالآخر خدا کے فضل سے ہمارا ملک آزاد ہوا۔ انڈونیشیا کی حصول آزادی کی تفصیلات اردو زبان میں کتابی شکل میں شائع کی جا رہی ہیں جو عنقریب ہندوستان اور پاکستان میں مل سکیں گی ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے۔ ۹۰ فی صدی آبادی مسلمان ہے۔ باقی ہندو۔ عیسائی وغیرہ ہیں۔

ابتداء میں وہاں ہندو مذہب پہنچا اور کثرت سے وہاں پھیلا۔ پھر اسلام پہنچا تو لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور اکثریت مسلمان ہو گئی۔ اب وہاں خدا کے فضل سے احمدیت بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ بہت کم مخالفت ہے۔ وہاں کے لوگ بہت مہذب اور بہت ملنسار ہیں ۱۹۲۵ء میں مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا تشریف لے گئے۔ جو آج کل پاکستان میں عارضی طور پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ہم دونوں اکٹھے ہی وہاں سے روانہ ہوئے تھے تاکہ ہم خود اپنی آنکھوں سے قادیان اور ربوہ کے حالات دیکھ سکیں۔ اس وقت آٹھ مرکزی مبلغ وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے نائبین اس کے علاوہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جلد ہی انڈونیشیا احمدیہ ملک کے نام سے یاد کیا جاوے گا۔

وہاں تبلیغ اشاعت کتب اور عام ملاقاتوں وغیرہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اس وقت تک قریباً ۲۵ کتب شائع ہو کر کافی تعداد میں تقسیم کی جا چکی ہیں مزید مبلغین کی وہاں پر ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ

انہوں نے وہاں کی زبان۔ لباس اور بعض دیگر امور کا بھی ذکر کیا۔ اور آخر پر فرمایا کہ وہاں مبلغین اور احمدی بھائی آپ کو السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ میں جب واپس جاؤں گا۔ تو آپ کا السلام علیکم اُن تک پہنچاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ معزز مہمانوں کی تقریر کے بعد محترم عبد... جو...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملیریا سے بچئے

(از مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی دار السلام بیرون دہلی دروازہ لاہور)

جس طرح سال کے مختلف موسم ہوتے ہیں اسی طرح ہر موسم کے ساتھ کسی نہ کسی بیماری کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ اور ان امراض سے بے خبری کے باعث ہر موسم میں سینکڑوں ہزاروں جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔

ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں مچھر زیادہ ہوتے ہیں۔ جس سے ملیریا بخار پھیل جاتا ہے

مچھروں کی خصوصیات

ویسے تو مچھروں کی ہزاروں اقسام ہیں۔ لیکن جو مچھر ملیریا بخار پھیلاتے ہیں۔ انہیں اصطلاح طب میں انافلیز کہتے ہیں۔ ان مچھروں کے پروں پر مخصوص اور سیاہ رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ مچھر کسی مقام پر بیٹھا ہوا ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سر کے بل کھڑا ہے۔ ان مچھروں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ان کی ایک قسم مویشیوں کو کاٹتی اور ان کا خون چوستی ہے۔ اور ایک قسم تلاش سے انسان کو کاٹتی اور اس کے خون سے غذا حاصل کرتی ہے۔ یہی موخر الذکر قسم انسانوں میں ملیریا بخار کا باعث ہوتی ہے۔ یہ مچھر عموماً اپنے بود و باش کی جگہوں سے رات کے وقت شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں اور سوتے ہوئے انسان کو کاٹتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ مچھر بیمار آدمی کو کاٹنے کے بعد تندرست شخص کو کاٹتا ہے۔ تو بیمار کا جراثیم آلود خون تندرست انسان میں داخل کر دیتا ہے۔ جس طرح تندرست آدمی کے خون کے سرخ ذرات ان جراثیم کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور زمانہ حضانت کے بعد اس کو بھی مبتلائے مرض کر دیتے ہیں۔

غرض یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ ملیریا بخار صرف مچھروں کی وساطت سے ہی ترقی کر سکتا ہے۔ اور ملیریا کے جراثیم اپنی نشوونما کی بعض منزلیں صرف مچھر کے جسم میں ہی طے کرتے ہیں جن کو یہ حامل جراثیم مچھر تندرست آدمیوں میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔

غرض مرض کے جراثیم براہ راست مریض سے تندرست اشخاص میں منتقل نہیں ہو سکتے اور مچھر ہی وہ متوسط ذریعہ ہے جو بیمار سے تندرست اشخاص میں ان جراثیم کو منتقل کرتا ہے۔

تدابیر حفظ ماتقدم

متذکرہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ اگر مچھر ہی نہ ہوں یا مچھروں کی لذع سے انسان اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے۔ تو وہ اس بخار سے بالکل محفوظ رہ سکتا ہے

ملیریا بخار کی وجہ سے ہر سال لاکھوں انسان لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ اور غالباً یہ وہ مرض ہے جو اسباب موت میں ایک بہت بڑا سبب قرار دیا گیا ہے۔

مچھروں کے مقامات اور ان کے ازلی دشمن

مچھر عموماً ساکن اور غیر متحرک پانی مثلاً جوہڑوں اور تالابوں کے کناروں پر رہتے ہیں۔ اور وہیں اپنے انڈے بچے دیتے ہیں۔ اس لئے اس بخار سے بچنے کے لئے گھروں کے قریب پانی کے گڑھوں، ڈھابوں اور جوہڑوں کو بھر دینا چاہیئے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسے تالابوں کے پانی پر کناروں کے قریب مٹی کا تیل ڈال دینا چاہیئے۔ اس سے مچھروں کے بچے دم گھٹ کر مر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ایسے تالابوں میں مچھلیاں مینڈک اور بطخیں رکھ دی جائیں۔ تو یہ جانور بھی مچھروں اور ان کے انڈے بچوں کو شکار کر لیتے ہیں گھروں کے اندر چھوٹی چمگادڑیں، سانپ اور چھپکلیاں مچھروں کا شکار کرتی ہیں۔ اور ان دشمنوں کی بدولت ہی ان کی افزائش بہت حد تک رکی رہتی ہے۔

آندھی، تیز دھوپ اور سخت سردی سے بھی مچھر مر جاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ... فٹ سے زیادہ اونچے بلند مقامات پر بہت سرد مقامات مثلاً ہمالیہ کی بلندیوں، سائبیریا کے علاقہ اور منطقہ باردہ میں مچھر ناپید ہے۔ اور وہاں پر ملیریا بخار بھی نہیں ہوتا۔

مچھروں سے بچنے کا انتظام

رہائشی مکان ایسی جگہ ہونا چاہیئے جو بالکل خشک ہو۔ اور جہاں پر دھوپ خوب پڑ سکے۔ ہوا کی آمد و رفت ہو۔ اور گرد و نواح میں پانی جمع ہو کر کھڑا رہنے کا اندیشہ نہ ہو۔ مکان کی کرسی دو تین فٹ اونچی ہو۔ گھر کے اندر مویشی نہ باندھے جائیں۔ اگر مکان بنگلہ یا کوٹھی کی صورت میں ہو۔ تو ایسے مکانوں میں گلو، گلاب، نیم، تلسی، یوکلپٹس، سورج مکھی وغیرہ کے درخت لگائیں۔ ان کی بو سے مچھر دور بھاگتے ہیں۔

ملیریا کے موسم میں گھر کے کمروں میں ڈی۔ڈی۔ٹی چھڑکیں۔ نمناک جگہوں میں بود و باش نہ رکھیں۔ رات کو چارپائی پر مسہری یا جالی لگا کر سوئیں۔ اگر مسہری موجود نہ ہو۔ تو بدن کو ڈھانپ کر سوئیں۔ گویا قمیص پاجامہ اور جراب پہن کر سویا کریں۔ چہرے اور ہاتھوں پر یوکلپٹس آئل یا آئل سٹرونلا لگائیں رات کو لوبان۔ یا برگ نیم سلگا کر مچھروں کو دور کریں۔ ان تدابیر سے عموماً ملیریا بخار سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

تاریخ: اس مرض کی ماہیت بقراط کو بھی معلوم تھی۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پانچ صدی قبل ہوا ہے۔ رومی طبیب وارو جو جولیس سیزر کے عہد میں تھا۔ وہ بھی اس بخار کو نمناک جگہوں کی طرف منسوب کرتا تھا۔

سنہ ۱۸۹۴ء میں ڈاکٹر منسن نے یہ دریافت کر لیا تھا۔ کہ یہ بخار مچھروں کی وساطت سے پھیلتا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر راس نے سنہ ۱۸۹۸ء میں مچھروں اور مریضان ملیریا کے اس دور کو معلوم کیا جس سے یہ مرض ترقی کرتا ہے۔

علامات: ملیریا بخار کی علامت یہ ہے کہ مریض کو یکایک سخت سردی لگتی ہے اور کپکپی ہوتی ہے۔ مریض لحاف اوڑھ کر لیٹا رہتا ہے۔ پھر جسم گرم ہو کر تیز بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۴ - ۱۰۵ تک پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ اس درجہ مریض کو گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ تمام کپڑے اتار دیتا ہے۔ پھر یہ حالت چند گھنٹوں تک قائم رہتی ہے۔ مریض کے سر اور بدن میں درد ہوتا ہے۔ متلی ہوتی اور صفراوی قئیں آتی ہیں۔ بھوک نہیں لگتی۔ پیشاب کم مقدار میں آتا ہے۔ اس کے بعد پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔ اور مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے

یہ بخار عموماً نوبت سے آتا ہے۔ اور یہ باری کبھی روزانہ۔ کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے یا چوتھے دن ہوتی ہے۔ اگر مناسب علاج نہ کیا جائے۔ تو مریض کی طحال بڑھ جاتی اور جگر سخت ہو جاتا ہے۔ مریض فقر الدم کی وجہ سے زرد رو اور مریل سا ہو جاتا ہے۔ غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ اگر مرض کی سمیت کا اثر دماغ پر ہو تو مریض کو ہذیان بے خوابی اور کرب عارض ہو جاتا ہے اگر معدہ اور انتڑیوں پر ہو۔ تو قے و دست آنے لگتے ہیں۔ اور قے کی وجہ سے کوئی شے ہضم نہیں ہوتی۔ اگر قلب پر ہو تو اختلاج قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ وغیرہ۔

جب مریض کی طحال اور جگر بڑھے ہوئے ہوں بخار پرانا ہو۔ اور نوبت سے آتا ہو۔ بخار کے وقت مریض کو سردی لگے۔ متلی ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ ملیریا ہے۔

علاج: ملیریا کا کامیاب علاج کونین ہے۔

کونین کے متعلق یہ خیال کہ یہ خشکی پیدا کرتی ہے۔ یا کمزور کر دیتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ملیریا کی سمیت سے دماغ پریشان ہوتا ہے۔ ملیریا کی سمیت کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ ملیریا کی سمیت کی وجہ سے بھوک نہیں لگتی۔ ملیریا کی سمیت کی وجہ سے ہذیان اور بے خوابی عارض ہو جاتی ہے وغیرہ اور ان سب علامات کو کونین کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔

کونین ایک نہایت مفید دوا ہے۔ اور ملیریا کا سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔ کونین استعمال کرنے سے پہلے مریض کو ہلکا جلاب دے لیں۔ مثلاً فروٹ سالٹ۔ سڈلز پاؤڈر یا مگنیشیا سلفیٹ بقدر ضرورت پلائیں۔

جب دو ایک اجابتیں ہو جائیں۔ تو پھر کونین بلا خوف استعمال کریں۔

حاملہ عورتوں کو اگر یہ دوا کیپسول میں دی جائے۔ جس سے وہ معلوم نہ کر سکیں کہ انہیں کونین دی جا رہی ہے۔ تو اس کے استعمال سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

البتہ بعض اشخاص کو کونین کی برداشت ہی نہیں ہوتی۔ اور ان کو جب کسی صورت میں بھی کونین کھلائی جائے۔ تو انہیں چھپاکی نکل آتی ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ دوران سر پیدا ہو جاتا ہے یا بعض عورتوں کو کونین سے رحم میں درد اٹھنے لگتا ہے۔ ایسی تمام صورتوں میں اس کی بجائے دوسری دواؤں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ملیریا کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

کونین سلفیٹ	۵ گرین
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ	۱۰ منم
سیرپ اورنشیائی	۱ ڈرام
ایکوا منتھا پپ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۳ دفعہ پلائیں

کونین کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویات بھی ملیریا میں بہت مفید و موثر ہیں

۱ - میپاکرائن ہائیڈروکلورائیڈ ۲ گرین کی گولی
۲ - پلوڈرین ٹیبلٹ
۳ - کاموکوئین (Camoquin) کی گولی۔
۴ - اے سینو فیل کی گولی
۵ - آرسی کوئن کی گولی وغیرہ

درخواست دعا!

میری لڑکی ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہے درجہ حرارت ۱۰۴ تک ہو جاتا ہے۔ بہت نحیف و کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد یعقوب کاتب اخبار الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی مبلغ کی گزشتہ تبلیغی ڈائری کے چند ورق

قبولیتِ دُعا اور تائیداتِ سماویہ

از مکرم محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال لاہور

مغربی افریقہ سے واپسی پر میرے حلقۂ احباب میں سے بعض نے تعجب سے کئی موقعوں پر مجھے کہا کہ ہم تمہارے علم اور طبیعت و میلان سے ابتدا سے واقف ہیں۔ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ تم کس طرح باہر جا کر تبلیغ اسلام جیسی اہم خدمت بجا لاسکے۔ اور کسطرح تم اس راستے میں پیش آنے والی مشکلات اور الجھنوں پر قابو پا کر دوسرے ملکوں میں اتنا عرصہ وہ کام کر سکے جو تمہاری طرف منسوب کئے جاتے رہے ہیں میرا جواب ہمیشہ یہی ہوتا تھا۔ کہ اس میں میرے ذاتی علم یا لیاقت کا کوئی دخل نہیں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ وہ جسے چاہے توفیق دے دیتا ہے۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جو کچھ بھی ہو رہا اور اسلام اور احمدیت کو ترقی نصیب ہو رہی ہے۔ وہ کسی مبلغ کے ذاتی اثر و رسوخ یا قابلیت کا نتیجہ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ محض الٰہی منشاء اور خدائی ہاتھ سب کچھ کرتے ہیں اور مناسب تغیر عمل میں لاتے ہیں۔ گو یہ صحیح ہے کہ باہر تبلیغ کا کام کرنے کے لئے کچھ صلاحیت و مناسبت اور علم کا ہونا ضروری ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ چونکہ منشائے الٰہی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام دنیا کے ہر گوشے میں پھیل جائے۔ اور باہر جانے والے مبلغ اس مقصد کو پورا کرنے کی نیت سے جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ بھی پھر اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر ان کی غیر معمولی طور پر مدد و نصرت فرماتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے خارق عادت امور بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جن میں اس عزیز و حکیم خدا کی قدرت و طاقت صریح طور پر کام کرتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواری اور مبلغ ہونے کی حیثیت میں جو پوزیشن مبلغین کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کی ضرورت اور لحاظ و تکریم کی وجہ سے عموماً ان کی کم علمی اور کمزوریاں بھی ڈھانپی جاتی ہیں۔ (الّا ما شاء اللہ) اور ہر مشکل کے وقت اللہ تعالےٰ کی غیرت ان کے لئے جوش میں آتی ہے اور وہ ہر میدان میں اپنے ان بندوں کی تائید و نصرت کرتا اور انہیں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ورنہ اس مادہ پرستی کے زمانہ میں دنیوی لحاظ سے کسی ایک ملک میں ایک دو احمدی مبلغوں کی حیثیت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ اور ان کی ذاتی علمیت و لیاقت و تجربہ بھلا کیا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ جتنا عرصہ مجھے بیرونی ممالک میں تبلیغی سلسلہ میں گزارنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس کے دوران میں مجھے بھی کئی واقعات ایسے پیش آئے ہیں جو اوپر بیان شدہ حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔ چند دن ہوئے میں اپنی گزشتہ سالوں کی ڈائریاں جو میں احتیاطاً ساتھ ہی لایا ہوا ہوں دیکھ رہا تھا تو ان میں میری نظر اس قسم کے بعض واقعات پر بھی پڑی۔ جو اسی وقت میں نے علیحدہ نوٹ کر لئے۔ اور آج احباب کی خدمت میں اس لئے پیش کرتا ہوں کہ ان سے اللہ تعالےٰ کے وجود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور نئے مبلغین انہیں پڑھ کر کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور ممکن ہے وہ بعض احباب کے لئے موجب ہدایت اور بعض کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوں نیز احباب جماعت اندازہ لگا سکیں گے کہ تبلیغی میدان میں ہمارے مبلغین کو کس قسم کے حالات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر وہ کسطرح حل ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ میری کوئی غرض نہیں۔ وانما الاعمال بالنیات

بے کار نوجوان باہر نکل جائیں

تحریک جدید شروع کرتے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تحریک بھی فرمائی تھی کہ سلسلہ کے بے کار نوجوان باہر نکل جائیں اور بیرونی ممالک میں جا کر تبلیغ کریں اور احمدیت کو پھیلائیں اور ساتھ ساتھ اپنا ذاتی کاروبار اور ذریعہ معاش بھی پیدا کریں۔ میں اس وقت طالب علم تھا۔ حضور کی اس تحریک پر میں نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو تکمیل تعلیم کے بعد ضرور خود بخود کسی غیر ملک میں جانے کی کوشش کرونگا۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر میں نے بڑی جد و جہد کے بعد تھوڑا سا زادِ راہ مہیا کیا اور حضور کی طرف سے بھی کچھ امداد دی گئی۔ اور میں سیاح کا پاسپورٹ بنوا کر ۱۹۳۷ء کے شروع میں معہ فلسطین وغیرہ روانہ ہو گیا۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ سال مختلف عرب ممالک میں پھر کر زبان دانی اور تبلیغ کرنے کے علاوہ یہ کوشش کرتا رہا۔ کہ کسی جگہ مستقل طور پر ٹھہرنے اور ذاتی کاروبار کرنے کی کوئی صورت ہو جائے مگر اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اسی دوران میں مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کی فلسطین سے واپسی پر چھ ماہ تک حیفہ احمدیہ مشن میں عربی رسالے اور سکول میں پڑھانے کا کام بھی کرتا رہا۔ اسی طرح ایک جگہ برٹش .N.A.A.F.I میں کچھ عرصہ ملازمت بھی کی۔ مگر ان دنوں انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے وہاں بھی مستقل طور پر نہ رہ سکا۔ اس کے علاوہ پاسپورٹ پر غلطی سے سیاح لکھا ہوا ہونے کی وجہ سے بڑی دقت رہی۔ اور ہر ملک کی پولیس دو تین ماہ کے بعد مجھے وہاں سے نکل جانے پر مجبور کرتی رہی۔ جس کی وجہ سے مجھے بعض دفعہ بڑی مشکلات اور پیچیدگیاں پیش آتی رہیں۔

فلسطین سے شام اور عراق

چنانچہ ایک دفعہ جبکہ میں دوسری مرتبہ فلسطین سے شام آیا تو وہاں کے ایک متعصب پاسپورٹ آفیسر نے مجھے پہلے چھ ماہ کا ویزا دیکر پھر اس شبہ پر کہ میں احمدی مبلغ ہوں اسے منسوخ کر کے صرف پندرہ دن وہاں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ چونکہ میں فلسطین میں بھی پہلے دو بار بطور زائر واپس جا چکا تھا۔ اس لئے شام سے وہاں واپسی کا امکان نہ تھا۔ اس لئے میں اس دوران میں عراق کا ویزا حاصل کرنے کے لئے دمشق میں عراقی کونسل کے ہاں گیا۔ جب عراقی نمائندہ کے آفس میں داخل ہونے لگا۔ تو دیکھا کہ وہ اپنے ایک بدنما اور بھیانک کتے سے کھیل رہے تھے۔ مجھے اجنبی لباس میں دیکھ کر کتا بھونکتا ہوا لپک کر میرے پاؤں میں چمٹ گیا۔ گو انہوں نے فوراً اٹھ کر کتے کو پکڑ لیا اور مجھے سوائے وقتی دہشت کے کوئی نقصان نہ ہوا۔ مگر اس سے میں نے دل میں یہی خیال کیا کہ یہاں مقصد حل ہونا مشکل ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ تاہم میں نے ان سے عراق ٹھہرنے کے لئے ویزا طلب کیا۔ جو انہوں نے بخوشی دینا منظور کر لیا اور مجھے دوسرے دن آنے کو کہا۔ جب وہاں سے واپس لوٹا تو پولیس کا ایک سپاہی میری جائے رہائش پر مجھ سے یہ معلوم کرنے کے لئے کھڑا تھا کہ میں ابھی تک ملک شام سے گیا کیوں نہیں؟ میں اس کے ساتھ پولیس چوکی میں گیا۔ اور حالات بتا کر ایک دن کی مزید مہلت لے لی۔ اور اگلے دن صبح پھر عراقی نمائندے کے پاس گیا۔ اتفاق سے اس وقت ان کے پاس ہمارا ایک سخت مخالف عالم بیٹھا ہوا تھا۔ جس سے میں اور مکرم منیر الحصنی صاحب چند ماہ قبل ایک دوست کے ہاں دعوت کے موقعہ پر دمشق میں احمدیت پر بحث کر چکے تھے۔ اس نے انہیں کہا یہ تو احمدی مبلغ ہے اور احمدیت کے خلاف چند امور بتا کر مجھے عراق میں داخلے کی اجازت نہ دینے کا مشورہ دیا اور ان سے مکرم شمس صاحب کے وقت کے بعض واقعات اور مخالفت کا ذکر کیا۔

چنانچہ عراقی نمائندہ نے فوراً رویہ بدل لیا اور کہنے لگے تم تو احمدی مبلغ ہو اور عراق میں تمہارے داخلے سے فرقہ وارانہ فساد کا اندیشہ ہے میں نے کہا اول تو میں مبلغ نہیں ہوں بلکہ ایک عام احمدی ہوں۔ دوم احمدی مبلغ بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق حکمت اور صلح کن طریق سے تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ملکی قوانین کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔ کہنے لگے کیا تم عراق میں ٹھہرنے کی صورت میں وہاں اپنے عقائد کی تبلیغ بھی کرو گے۔ اس پر ہمارا وہ مخالف پھر بولا کہ ان لوگوں کے عقائد میں یہ داخل ہے کہ اپنی تبلیغ کریں۔ اور یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرتے ہیں۔ میں نے کہا یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔ اور ہمارے مطبوعہ عقائد ہمارا تبلیغی لٹریچر اور عمل و رویہ اس امر کا شاہد ہے کہ احمدیت کی بنیاد ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت قائم کرنے کے لئے ہی رکھی گئی ہے۔ ہاں تبلیغ حق اور وعظ و نصیحت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسلئے احمدی بھی کرتے ہیں۔ تاہم باوجود ہر قسم کی صفائی پیش کرنے کے انہوں نے عراق ٹھہرنے کی اجازت نہ دی۔ بلکہ اس کے برخلاف میرے پاسپورٹ پر نوٹ لکھ دیا۔ کہ اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر میں عراقی حدود کو عبور نہ کروں تو مجھے گرفتار کر لیا جائے۔

اب ان حالات میں میرے لئے سوائے ہندوستان واپسی کے اور کوئی راستہ یا ملک نہ تھا جہاں کہ میں آسانی سے جا سکتا۔ میں عراقی کونسل سے کچھ افسوسناک حالت میں نکلا دل پر ایک بوجھ اور انقباض سا تھا اور کچھ سوجھتا نہیں تھا۔ کہ اب کیا کیا جائے۔ مالی لحاظ سے بھی میرے پاس بغداد تک پہنچنے کیلئے کوئی پونجی نہ تھی۔ اور ہندوستان واپسی کا کرایہ بلکہ اپنی ذاتی ضروریات پورا کرنا بھی محال ہو رہا تھا۔

مضطر کی دُعا

ان دنوں مکرم منیر الحصنی صاحب اور ان کے بھائی وہاں نہیں تھے۔ اور میں اکیلا ان کے وسیع مگر بالکل خالی مکان میں ٹھہرا ہوا تھا تقریباً سارا دن سوچتے گزر گیا۔ دعا بھی کرتا رہا مگر کچھ بے رغبتی اور قبض کی حالت غالب رہی عشاء کی نماز کے بعد لیٹا دفعۃً یہ آیت قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم کہ اگر تم میرے رب سے دعا نہ کرو تو اسے تمہاری کیا پرواہ ہے۔ ذہن میں آگئی۔ اور ساتھ ہی دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوا اور یکدم دعا کی طرف خاص رغبت پیدا ہوئی میں نے بڑے درد اور رقت سے دعا کی کہ اے سمیع و مجیب اور مسبب الاسباب خدا گو میں تیرا ایک نارہ اور پُر معصیت بندہ ہوں۔ مگر اس وقت تیرے سوا کوئی غمگسار اور مددگار نہیں۔ میں تیرے مقدس خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتا ہوا اپنے وطن سے نکلا ہوں تو مجھ ناچیز پر رحم فرما کر میری مشکلات دور فرما اور مجھے وطن واپس جانے سے بچالے مجھے یاد ہے کہ میں نے اس بے چینی کے عالم میں اپنے آپکو چارپائی سے گرایا اور زمین پر لوٹ کر بڑے جوش و کرب سے خدا کے حضور دعا کرتا رہا۔ حتیٰ کہ مجھے تسکین ہو گئی کہ اللہ تعالےٰ ضرور کوئی بہتر صورت پیدا کر دے گا۔ اور میں نے ارادہ کر لیا کہ ان حالات میں میں واپس وطن نہیں جاؤنگا خواہ قتل بھی کر دیا جاؤں۔

دمشق سے بغداد

چنانچہ میں اگلے دن بڑی تسلی سے بغداد روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچتے ہی پولیس نے بڑی مزاحمت کی۔ اور اپنی حراست میں مجھے بصرہ روانہ کرنا چاہا۔ تاکہ وہاں سے پھر کراچی بھجوا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے پولیس کو اپنے متعلق بڑا یقین دلایا اور بڑی کوشش کی کہ بغداد میں ٹھہرنے دیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ آخر کار مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب نے برٹش کونسل اور بعض دوستوں کی وساطت سے پہلے صرف دو دن کے لئے میرے بغداد میں قیام کی اجازت لے لی اور بعد میں بعض شرائط پر پندرہ دن تک کا ویزا مل گیا۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہوا کہ چونکہ میں نے فلسطین پہنچکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبے کی بنا پر باقاعدہ فارم پُر کرکے زندگی بھی وقف کردی اسلئے انہیں دنوں فلسطین سے ہوتا ہوا ایک جبرڈ خط مجھے تحریک جدید کی طرف سے ملا جس میں حضور کی طرف سے میرے وقف کی منظوری کی اطلاع تھی اور ساتھ ہی یہ ارشاد تھا کہ اب وہاں سے فوراً لنڈن پہنچ کر مشن کے کام میں مدد کرو اور ٹریننگ بھی حاصل کرو جہاں سے بعد میں مجھے مغربی افریقہ بھیجا جائیگا اور اگلے دن مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی طرف سے حسب ہدایات مرکز بذریعہ تار مجھے لنڈن تک کا سفر خرچ بھی پہنچ گیا اور میں حضور کے ارشاد کے مطابق وہاں لنڈن پہنچ گیا جہاں تقریباً ڈیڑھ سال کام کرنے کے بعد مجھے مغربی افریقہ بھیجدیا گیا۔ اور اس طرح ہمارے پیارے اور سمیع و مجیب خدا نے میری اس نوعیت کی مشکلات کو دور کر دیا۔

ایک دہریہ اور مادہ پرست انسان ان امور کو اتفاقی واقعات کہے گا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ زندہ خدا جو ہمیشہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا چلا آیا ہے اس نے ایک غریب الدیار انسان پر مشکل کے وقت رحم کیا اور اس کی حقیر دعا و پکار سن کر محض اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مقدس مشن کی برکت سے اس کی جملہ مشکلات کو نہ صرف حل کر دیا بلکہ اس کے مستقبل کا پروگرام بھی اپنے موعود اور پیارے خلیفہ کے ذریعہ خود ہی بنا دیا اور اپنے بے بہا کرم سے اسے مجاہدین احمدیت کی صف میں شامل ہونے کا شرف بخشا۔ وقل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم۔

واستغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

(۲)

سیرالیون کے اندرونی علاقہ کے ایک مشہور قصبہ گمبورکا میں ۱۹۴۳ء میں ہم نے لوکل پرائیویٹ چیف اور ان کے وزراء کی خواہش پر ایک احمدیہ سکول کھولا سکول شروع کرنے کے بعد ایک دو ماہ تک وہاں کے عیسائی .B.C مشن کی طرف سے ہماری سخت مخالفت کی گئی اور ان کے سٹاف نے لوگوں کے گھروں میں پہنچ کر طرح طرح کی غلط بیانی کرکے انہیں ہمارے خلاف اکسایا اور ڈرایا اور ہمارا سکول کامیاب نہ ہو سکا۔ چنانچہ ہمارے طالبعلموں کی تعداد اس قدر کم رہی کہ اپنے ایک اور احمدیہ سکول سے مجھے بیس پچیس بورڈر طالب علم عارضی وہاں منگوانے پڑے اور میں نے خود بھی سکول میں پڑھانا شروع کر دیا ... جس کے نتیجے میں تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارا یہ سکول اپنی دینی تعلیم اور اعلیٰ تربیت کی وجہ اس قدر مقبول ہو گیا کہ اس عیسائی مشن کے بیس سال پرانے سکول میں سے نصف سے زیادہ مسلمان اور مشرک بچے نکل کر ہمارے سکول میں آ داخل ہوئے۔ اس کے بعد تو وہاں کے پادریوں اور عیسائی پبلک میں ہمارے خلاف ایک شور برپا ہو گیا اور وہ ایک لمبا عرصہ ہمارے مشن اور سکول کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے اور ذلیل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ کے ہاں ہمارے خلاف جھوٹی رپورٹیں کی گئیں۔ سربازار غنڈوں سے ہمیں گندی گالیاں دلوائی گئیں اور حملے کرنے کی دھمکیاں دی جاتی رہیں۔

اچانک حملہ

وہاں ہمارا مشن شہر سے باہر چند فرلانگ کے فاصلہ پر ایک ٹیلے پر ہے۔ ایک دن وہاں کے ایک غریب مسلمان نوجوان کو جو پہلے ہمارے مشن میں عمارتی کام کرتا رہا تھا۔ انہوں نے لالچ وغیرہ دے کر مجھ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ صبح ۹ بجے کے قریب جب کہ میں اپنے مشن ہوس میں اکیلا ہی تھا اور سکول کے سب بچے اور استاد وغیرہ پاس ہی دریا پر گئے ہوئے تھے وہ شخص یکدم اندر گھسا اس کے آنے سے چند منٹ پہلے مجھے میرے بھائی کی وفات کا خط ملا تھا۔ اور میں اس صدمہ سے وہ خط اپنے آگے رکھے ہوئے اپنے کمرے میں خاموش بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک لمبی سلاخ تھی اور بازار میں ایک احمدی دوکان کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے اس سلاخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج میں اس سے تمہارے مبلغ کو اندھا کرنے چلا ہوں۔ مگر ہمارے احمدی دوستوں نے اسے مذاق سمجھا کمرے کے اندر آتے ہی مجھے کہنے لگا کہ تمہارے سکول کی عمارت میں میں نے جو کھڑکیاں لگائی تھیں ان کی مزدوری مجھے پوری نہیں ملی اور مجھے کالا آدمی دیکھکر ظلم کیا گیا ہے۔ میں نے کہا تمہارے ساتھ جتنا ٹھیکہ تھا اتنی مزدوری تمہیں دیدی گئی ہے اور تمہارے دوسرے ساتھی اس امر کے گواہ ہیں۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے بھی ساتھ لے کر میں نے کہا کہ آؤ باہر آ کر گفتگو کریں یہ پرائیویٹ کمرہ ہے۔ لیکن اس نے مڑ کر وہی سلاخ سیدھی کرکے میری دائیں آنکھ پر تین دفعہ ماری مگر تینوں دفعہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ بچالی تاہم آنکھ کے اوپر ماتھے پر اور نیچے گہرے زخم ہو گئے۔ میں نے اس کا وہ ہاتھ جس میں سلاخ تھی مضبوطی سے پکڑ لیا اور ہم باہر آ گئے اور جس طرح ہو سکا میں نے دفاع کی کوشش کی اتنے میں کچھ مزدور ایک مکان پر کام کر رہے تھے انہوں نے آ کر اسے پکڑ لیا۔ لیکن وہ وہاں سے بھاگ کر سیدھا عیسائی مشن میں گیا جہاں سے اسی وقت ایک عیسائی ٹیچر اسے بذریعہ لاری وہاں سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں ڈی سی کے پاس لے گیا تاکہ مجھ پر مقدمہ کرکے یہ ثابت کیا جائے کہ میں نے اس پر حملہ کرکے اسے مارا ہے۔ مگر ڈی سی ان دنوں دورے پر تھا۔

ان زخموں کی وجہ سے میرے کپڑے خون سے بھر گئے اور میں نڈھال سا ہو کر چارپائی پر پڑا تھا کہ احمدی دوست آئے اور انہوں نے لوکل ڈسپنسر سے ڈریسنگ وغیرہ کرائی اور پیرامونٹ چیف کے ہاں رپورٹ کی جس نے اس شخص کو گرفتار کر لیا اور باقاعدہ مقدمہ کے لئے مجھے بلایا میں نے کہلا بھیجا کہ میری حالت ایسی ہے کہ میں نہیں آ سکتا اور نہ ہی میں مقدمہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس خدا کی خاطر ہم تمہارے علاقے میں آئے ہوئے ہیں اگر اس کے نزدیک ضروری ہوا تو اس کی خاموش لاٹھی خود بخود بغیر کورٹوں کے فیصلہ کر دے گی۔ مگر اس جواب کے باوجود اس نے ایک احمدی دوست کو بھیجا کہ چند منٹ کے لئے ضرور بغرض کارروائی کورٹ میں آ جاؤں۔ میں نے پھر یہی کہلا بھیجا کہ تمہارے ملک کے اس آدمی نے ہمیں خواہ مخواہ دکھ دیا اور زخمی کیا ہے تاہم ہم یتیم نہیں ہیں ہمارا خدا زندہ ہے اگر اس نے بہتر سمجھا تو وہ خود ہمارا بدلہ لے لیگا۔ ہم یہاں کورٹوں میں گھومنوں کے لئے نہیں آئے اور اس معاملے کو خدا ہی کے سپرد کرتے ہیں۔ اسوقت درد کی وجہ سے میری حالت بھی ایسی تھی کہ میں باہر نہ نکل سکتا تھا۔ اس پر وہ احمدی دوست میری خون سے آلودہ اچکن کورٹ میں لے گئے۔ جہاں کہ چار پانچ سو افراد جمع تھے۔

چیف کا فیصلہ

آخر کار بڑے شور و غوغا کے بعد چیف نے اس شخص کو دس پونڈ جرمانہ اور تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی اور مقدمہ ختم ہو گیا۔ مگر اس شخص کو قید میں ابھی دس گھنٹے بھی نہ گذرے تھے کہ وہاں کے سینئر پادری اور ایک بارسوخ امریکن عیسائی تاجر کی انگیخت پر شہر کے بڑے بڑے عیسائی اور ہمارے بعض مخالف مسلمان بڑے مشتعل ہو کر اس چیف کے پاس آئے اور رشوت وغیرہ دے کر اور کچھ ڈرا دھمکا کر اس بہانے پر خود ضامن بن کر مجرم کو رہا کرا لیا کہ وہ ڈی سی کے پاس مقدمہ لے جانے والے ہیں۔ مگر بعد میں کوئی کارروائی نہ کی۔

ہمارے ایک احمدی شامی دوست سید امین خلیل صاحب نے بڑے اصرار سے کہا کہ ہماری طرف سے باقاعدہ مقدمہ کیا جائے اور مبلغ ۱۰۰ پونڈ تک خرچ برداشت کرنے اور خود وکیل مہیا کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا دیگر احمدی دوستوں نے بھی کہا کہ اگر مقدمہ نہ کیا گیا تو ہماری بے عزتی اور بدنامی ہوگی۔ مگر مجھے ان سب امور کے باوجود مقدمہ کرنے کی الجھن میں پڑنے میں تسلی بخش نتیجہ کی امید نہ تھی۔ کیونکہ دوسری پارٹی رسوخ اور روپیہ کے لحاظ سے ہم سے بہت طاقتور تھی۔ میں نے انہیں سمجھایا اور یہی فیصلہ کیا کہ بجائے مقدمہ میں وقت ضائع کرنے اور روپیہ خرچ کرنے کے خاموشی سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جائیں وہ خود ہی ہمارے لئے حالات بہتر بنا دے گا۔ انشاء اللہ اور ہمارے دشمنوں سے بدلہ لے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اسکی خاموش لاٹھی

چند دنوں کے بعد اس شخص نے ہمارے مشن کو ہر جگہ بدنام کرنے کے لئے بڑی شیخی سے لوگوں کو بتانا شروع کیا کہ میں نے احمدی مبلغ کو خوب مارا عیسائیوں نے بھی اس امر کو بڑی ہوا دی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس شخص الحسین کو اس حادثہ سے پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ دن بعد شدید بخار اور کھانسی کا حملہ ہوا جو بعد میں ٹی بی کی صورت اختیار کر گیا۔ اور چند ہی دنوں میں وہ بہت کمزور اور لاغر ہو گیا۔ حتیٰ کہ مجھے یاد ہے کہ اس کی چارپائی سربازار اس کے مکان کے آگے پڑی رہتی تھی۔ اس دوران میں ایک اور علاقے کا مشہور اور بارسوخ مسلمان پیرامونٹ چیف الحاج الحامی سوری جو احمدیت کا بڑا مداح تھا وہاں سے گذرا۔ جب اسے ان واقعات کا علم ہوا تو اس نے لوکل چیف کو بڑی ملامت کی اور خود اس بیمار شخص کے گھر جا کر اور اس کے بھائی کو بلا کر اس کے سامنے اسے کہا کہ اب تمہیں کافی سزا مل چکی ہے اگر اب بھی تم کو زندہ رہنے کی خواہش ہے تو احمدیوں سے صلح کر لو ان سے اپنے قصور کی معافی مانگ لو۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اس کے اہل و عیال نے کوئی پرواہ کی۔ آخر اصل واقعہ کے تقریباً تین ماہ بعد سل کی بیماری سے وہ شخص مر گیا اور اس کی موت کے دن عوام کی زبان پر عموماً یہ الفاظ تھے کہ احمدی مبلغ پر ناجائز حملہ کرنے اور اس کی بے عزتی کرنے کی وجہ سے اس کی موت ہوئی ہے۔

کسی شخص کی موت پر خوش ہونا مستحسن امر نہیں ہے اور اس کی موت سے بھی ہم خوش نہیں۔ بلکہ ہمارے وہاں کے بعض احمدی دوستوں نے اس کے اہل و عیال سے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا مگر اس میں کیا شک ہے کہ اوپر بیان شدہ واقعات کی روشنی میں اس کی موت یقیناً ایک نشان اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت اور دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہے۔ اس علاقے میں اس واقعہ کے بعد نہ صرف ہماری مخالفت بہت کم ہو گئی بلکہ احمدیت کو بہت کامیابی ہوئی اور اب تک اس علاقہ میں یہ واقعہ اور اس شخص کی عبرتناک موت مشہور ہے۔ اس کے بعد جب بھی اس قصبہ کے پیرامونٹ چیف سے (جو کہ مشرک تھے) میں ملا کرتا تو وہ ہمیشہ بڑے احترام و عزت سے پیش آتا رہا اور مذاق سے اپنی زبان میں کہا کرتا تھا کہ تمہارے خدا نے تمہاری خاطر ہمارا ایک آدمی مار دیا ہے۔ اب ہمیں بھی اس سے ڈرتے رہنا چاہیئے مگر افسوس کہ وہ مسلمان نہ ہو سکا اور مشرک ہی مر گیا۔ ہاں چیف الحاجی المامی سوری صاحب نے خدا کے فضل سے ۱۹۴۸ء میں بیعت کر لی تھی اور اب مخلص احمدی ہیں اور بڑے جوش سے احمدیت کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس واقعہ کو احمدیت کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے مسجد مبارک ربوہ کے لئے پچاس پونڈ چندہ دیا ہے۔

(۳)

جب سیرالیون مشن کا چارج لیا تھا۔ اسوقت مشن ابھی

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بی۔ ایس سی

(آنرز) ایل۔ ایل۔ بی۔ پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین ضلع لائل پور

مقدمہ ۱۲۹۹ بابت ۱۹۴۸ء

غلام محمد ولد عمر بخش قوم حواہہ سکنہ چک نمبر ۶۱ ر۔ب تحصیل جڑانوالہ

بنام

(۱) باوا امین چند ولد بدری لجان سنگھ (۲) قائم دین ولد کالا سکنہ چک نمبر ۶۱ ر۔ب تحصیل جڑانوالہ (۳) محکمہ مالیات لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۸۔ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۴۹ء بدیں امر کے سائل مربع نمبر ۳۳/۲۲ کلہ جات ۱ تا ۲۵ ملکیتی باوا امین چند کا ٹھیکہ ۴۷-۱۹۴۶ء پیشگی ادا کر دیا ہے۔ اب سائل کے کوئی ذمہ ٹھیکہ نہیں ہے۔

نوٹس بنام باوا امین چند ولد بدری لجان سنگھ قوم بدری سکنہ چک نمبر ۶۱ ر۔ب تحصیل جڑانوالہ حال ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا مسمی باوا امین چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام باوا امین چند مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر باوا امین چند مذکور تاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر بی۔ ایس سی

(آنرز) ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین ضلع لائل پور

مقدمہ نمبر ۲۷ آف ۱۹۴۹ء

یونائیٹڈ کاٹن اینڈ وول ٹریڈرز کراچی بذریعہ محمد اسمٰعیل ولد میاں غلام رسول سکنہ حال جڑانوالہ

بنام (۱) خان چند غیر مسلم حال ہندوستان (۲) ری ہیبلیٹیشن ڈیپارٹمنٹ لائل پور (۳) عنایت اللہ ولد محمد خان بسکنہ جڑانوالہ

درخواست زیر دفعہ ۱۷۔ ایکٹ نمبر ۱۵ سال ۱۹۵۰ء برائے تنسیخ و تصدیق کئے جانے پر کہ ۵۰ عدد گانٹھیں روئی جو مسمی عنایت اللہ مسئول علیہ نمبر ۳ نے مسئول علیہ نمبر ۱ سے بتاریخ ۴۷/۸/۱۱ برائے رسید اقراری دستخطی مسئول علیہ میں برائے بالعوض مبلغ ۴۸۰۰/- روپے خرید کی تھیں۔ وہ بالکل جائز اور درست تھیں۔

بنام (۱) خان چند غیر مسلم عدم پتہ ہندوستان (۲) محکمہ بحالیات لائل پور (۳) عنایت اللہ ولد محمد خان ذات کھوکھر سکنہ جڑانوالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خان چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام خان چند مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خان چند مذکور تاریخ ۵۰/۸/۱۱ کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مہر عدالت

ٹنڈر نوٹس

علاقہ تھل میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل سڑکوں پر بھٹہ لگا کر خشت پختہ مہیا کرنے کیلئے ٹنڈر درکار ہیں۔

	تعداد بھٹہ
۱۔ سڑک میانوالی مظفر گڑھ سیکشن سرائے کرشنا تا فتح پور کمہار منڈا مظفر گڑھ	۱۶
۲۔ کروڑ فتح پور سڑک ۔ تعداد بھٹہ ۳ ۔ ۳۔ سڑک بیہ کمہار چوبارہ گڑھ مہاراجہ	۹
۴۔ سڑک ڈیرہ دین پناہ منڈا رنگپور	۶

نوٹ:۔ (۱) مطلوبہ خشت کی تعداد تقریباً بیس لاکھ فی بھٹہ ہوگی۔ (۲) اینٹوں کی پکائی کیلئے کوئلہ ٹھیکیدار کے خرچ پر محکمہ مہیا کرے گا (۳) بھٹہ کے لئے اس کا استعمال مفت ہوگا۔ (۴) زر ضمانت مبلغ بارہ سو ۱۲۰۰ روپیہ بذریعہ چالان سرکاری خزانہ ہمراہ ٹنڈر دفتر ایگزیکٹو انجینئر روڈ کنسٹرکشن ڈویژن بھکر بوقت ۲ بجے بعد دوپہر بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء پیش کرنا ہوگا۔ (۵) مزید تفصیلات اور شرائط کیلئے دفتر ایگزیکٹو انجینئر بھکر یا دفتر ہذا سے کسی دن دفتری اوقات میں دریافت کر سکتے ہیں۔

دستخط (عبد العزیز)

سپرنٹنڈنگ انجینئر ہل روڈ کنسٹرکشن سرکل سرگودھا

افسرز لیسٹورنٹ رتن باغ صدر لیسٹورنٹ نزد رتن باغ

میس

خالص دیسی گھی سے نہایت عمدہ اور لذیذ تازہ بتازہ کھانے تیار ہوتے ہیں۔ بند مکھن۔ ڈبل روٹی۔ انڈا ایگ پیسٹری۔ چائے۔ لیمن۔ سوڈا وغیرہ بھی ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ نیز مستقل ماہوار کھانا کھانے والے احباب کو سپیشل مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے زبانی گفتگو کریں۔

کیپٹن جمال الدین گل منیجر

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج معہ ساٹھ ہزار روپیہ کے انعامات

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں حسن دین صاحب ایک عرصہ سے پیشاب کے بند ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ خاکسار خود بھی ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار حافظ غلام محی الدین کلرک کمہار حال رتن باغ لاہور

نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۵-۹-۵۰ سے ریل کاروں کے اوقات میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہونگی

(۱) اے ۔ ۱ اے اپ اور بی ۔ بی لاہور اور سیالکوٹ کے درمیان مندرجہ ذیل اوقات پر چلنا شروع ہونگی

اے ۔ ۱ اے اپ ۔ بی بی ڈاؤن

ایکسپریس لاہور روانگی ۵-۱۰ ۔ سیالکوٹ روانگی ۹-۲۵

وزیرآباد آمد ۱۴ - ۸ ۔ وزیرآباد آمد ۱۰-۱۰

روانگی ۱۹ - ۸ ۔ روانگی ۲۰-۱۰

سیالکوٹ آمد ۱۰-۹ ۔ لاہور آمد ۴۰-۱۲

(۲) لاہور لائلپور سیکشن

بی ۔ اے اپ اور ایم ۔ اے ڈاؤن جو آج کل لاہور اور لائلپور کے درمیان چل رہی ہیں آئندہ مندرجہ ذیل اوقات پر لاہور اور سانگلہ کے درمیان چلا کریں گی۔

بی ۔ اے اپ ایکسپریس لاہور سے سانگلہ ہل تک پہلے اوقات پر اور ایم ۔ اے ڈاؤن ایکسپریس سانگلہ ہل تا لاہور

سانگلہ ہل روانگی ۰ ۔ ۱۷

لاہور آمد ۳۰ ۔ ۱۹

دواخانہ خدمت خلق

حب جند سلوس اور خوف کا پیدا ہونا۔ دل گھبرانا نیند کام اڑ جانا۔ خاموش رہنے یا رونے کو جی چاہتا ہے۔ یا غصہ آتا ہے۔ ان سب امراض کا تیر بہدف علاج۔ قیمت ۸۰ گولیاں ۲۵/- روپیہ

حب اسگند حب جند کی طرح فوائد۔ مگر غریبوں کے لئے ارزاں نسخہ۔ وزیادہ کا ہاضمہ چونکہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے وہ تھوڑی دوا سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپیہ

روغن تحسین بال بڑھانے کا بہترین تیل قیمت فی شیشی سوا روپیہ بارہ شیشی تیرہ روپے ۱۳/-

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)**

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن

ملنے کا پتہ:۔ دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ھدیہ:۔ قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے

قرآن مجید:۔ بے جلد ساڑھے پانچ روپے۔ پانچ یا زائد پانچ روپے فی کاپی

مجلد سات روپے پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے۔ پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ پارہ عم ...

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان بہت جلد صنعتی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا

کراچی ۸ ستمبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان کے بین الاقوامی صنعتی میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام پاکستان کو جلد از جلد ایک صنعتی ملک بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

وزیراعظم پاکستان نے سامعین کو جن میں غیر ملکی سفراء اور دیگر معزز احباب شریک تھے۔ مخاطب کرتے ہوئے پاکستان کے بین الاقوامی صنعتی میلہ کی رسم افتتاح ادا کرنے پر مسرت کا اظہار کیا۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ایک ملک کی خوشحالی اور اس کے باشندوں کی مسرت و ترقی کا دارومدار ایک متوازن معیشت اور روبہ ترقی کاروبار پر ہے۔ جو ملک صنعتی اور فنی اعتبار سے پسماندہ ہے آج صنعتی ترقی کی اس تیز گام دنیا میں کسی کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکتا۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ اگرچہ یہاں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی کمی نہیں۔ لیکن یہاں ابھی تک کوئی نئی صنعت قائم نہیں ہوئی ہے۔ پاکستان کی حکومت اور عوام ملک کو جلد از جلد صنعتی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ملک کی صنعت کاری کے لئے ہمیں سرمایہ اور مشینوں کی ضرورت ہے لیکن ان سب سے اہم ترین تعلیم کی ضرورت ہے تعلیم سے میری مراد فنی تعلیم نہیں بلکہ عام تعلیم ہے

مسٹر ٹنڈن کا صدارت سنبھالنا ناخوشگوار امکانات کا حامل ہے

پنجاب اسمبلی کے اسپیکر شیخ فیض محمد کا بیان

لاہور ۸ ستمبر۔ پنجاب اسمبلی کے اسپیکر شیخ فیض محمد نے جمعرات کے روز پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ انڈین کانگرس کے صدر کی حیثیت سے بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا انتخاب ناخوشگوار امکانات کا حامل ہے

انہوں نے کہا ہے کہ ہم کو تمام درپیش ہونے والے امکانات کے لئے تیار رہنا چاہئے اور فرصت کے وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ہم کو لازمی طور پر اس امر کا احساس ہونا چاہئے کہ پاکستان کی سلامتی اور اس کا استحکام خطرہ میں ہے۔ ان تمام خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے جو ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہمارے وجود ہی کو ختم کرنا چاہتے ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اختلافات دور کر کے متحد ہو جائیں

انہوں نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے مسائل کے متعلق مسٹر ٹنڈن کے خیالات سے ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ ان کے یہاں دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیاقت نہرو معاہدہ جس سے دونوں ملکوں کے درمیان بہتر مفاہمت کی امیدیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ اس کے متعلق ٹنڈن جی کا رویہ حوصلہ افزا نہیں ہے

انہوں نے کہا کہ ہمارے باہمی اختلافات کے رجحانات جو اب کچھ مدت سے ہم میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو ختم کر دینا چاہیئے۔ یہ تمام اختلافات جنہوں نے ہم کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں اور گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ صرف افراد کے تلبختر کے نتائج ہیں۔ یہ بہت افسوسناک امر ہوگا۔ اگر ہم اپنی تاریخ کے نازک مرحلہ پر بھی ان کو دور نہ کر سکے۔ ہم کو اس موقعہ پر متحد ہو کر عزم واسخ سے پاکستان کا دفاع کرنا چاہیئے اور بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے

انہوں نے کہا ہے کہ مجھ کو اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہماری حکومت کو مسٹر ٹنڈن کے انتخاب کے تمام خطرناک امکانات کا بخوبی احساس ہے اور وہ ہر صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار بھی ہیں۔ لیکن یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ قومی دفاع کے سلسلے میں ہم حکومت کے ساتھ اس کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے پورے خلوص سے تعاون کریں۔

ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت محض "خدا" "یا اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے وقت "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اس کی بلندیٔ شان کا اظہار ہونا چاہیئے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ ادب کے لحاظ سے تو خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے

(سراج الدین لاہور)

پاکستان سے برطانیہ کی درآمد میں تین ۳ گنا اضافہ

برآمد میں تھوڑا اضافہ

لندن ریڈیو سے ۸ ستمبر۔ پاکستان سے برطانیہ کو برآمد کی مالیت ۱۹۴۸ء کے پچھلے چھ ماہ کے مقابلے پر اس سال کے پہلے چھ ماہ میں تین گنا بڑھ گئی ہے ۱۹۴۹ء میں اسی عرصہ کے اندر برطانیہ نے پاکستان سے پچاسی لاکھ تین ہزار دو سو چوالیس پونڈ کی اشیاء منگوائیں۔ اس کے مقابلے پر اس سال کے پہلے چھ ماہ میں درآمد کی مالیت ایک کروڑ اڑتالیس لاکھ پچاس ہزار پونڈ سے زائد تک پہنچ گئی

اس سال جون کے آخر تک پاکستان کو برطانیہ کی برآمد کی مالیت ایک کروڑ ترانوے لاکھ اٹھائیس ہزار تین سو بتیس پونڈ تھی۔ گویا پچھلے سال اسی عرصے [illegible] مقابلے پر ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا۔ اور ۱۹۴۹ء کے مقابلے پر برآمد تین گنا بڑھ گئی۔

(ب - ا - س)

پاکستانی روپیہ کی شرح ایجنڈا پر نہیں؟

پیرس ۸ ستمبر۔ بین الاقوامی مالی فنڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر ایم کیمائل گٹ نے کل اس بات کے بتانے سے انکار کر دیا کہ آیا پاکستانی روپیہ کی قیمت کم کرنے کے مسئلہ پر یہاں فنڈ کے سالانہ جلسہ میں بحث ہوگی اگر پاکستانی روپیہ کی قیمت میں کسی طور پر کمی کا فیصلہ ہونے والا بھی ہو تو اس جلسہ میں یہ فیصلہ کسی طرح سرکاری طور پر پیش نہیں ہوگا۔

کرنسی میں عدم تخفیف کے فیصلہ پر نظرثانی

انتہائی افسوسناک ہوگی

کراچی ۸ ستمبر۔ پاکستانی ایوانہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم اے جواد نے آج ایک بیان میں کہا ہے۔ حکومت پاکستان کے پاکستانی کرنسی کی شرح کم نہ کرنے کے فیصلہ سے بحیثیت مجموعی ملک کو فائدہ پہنچا ہے۔

مسٹر جواد نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حکومت پاکستان کے اس دانشمندانہ فیصلہ کی بدولت ہماری حالت آج ان تمام ممالک سے بدرجہا بہتر ہے۔ جنہوں نے اپنی کرنسی کی شرح کم کر لی ہے کرنسی میں عدم تخفیف کے فیصلہ کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اب توازن تجارت ہمارے موافق ہے۔ حالانکہ عدم تخفیف سے فوراً قبل تجارتی توازن ہمارے خلاف تھا۔ مسٹر جواد نے کہا کہ کرنسی کی شرح میں تخفیف ہمارے ملک کے معاشی استحکام کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی۔ اس سے افراط زر پیدا ہوگا۔ گرانی بڑھے گی اور غیر ملکی زر تبادلہ کی آمد کم ہو جائے گی۔

امریکی فوجوں نے پوہانگ کو خالی کر دیا

جنوبی کوریا ۸ ستمبر۔ امریکہ کی فوجوں نے آج پوہانگ کی اہم بندرگاہ کو خالی کر دیا ہے۔ پوہانگ سے چھ میل دور اہم ہوائی اڈہ سے بھی امریکہ کی فوجیں ہٹ گئیں ہیں۔

مزید اطلاع ہے کہ شمالی کوریا کی فوجیں تائیگو سے صرف چھ میل دور رہ گئی ہیں اور امریکہ کی فوجوں کے جوابی حملوں کے باوجود ۱۲۰ میل لمبے محاذ پر ان کے شدید حملے جاری ہیں۔

پاکستانی فوجوں کے آئندہ کمانڈر انچیف میجر جنرل محمد ایوب خاں ہونگے

کراچی ۸ ستمبر۔ پاکستانی فوجوں کے آئندہ کمانڈر انچیف میجر جنرل محمد ایوب خاں ہونگے۔ آپ جنوری ۱۹۵۱ء میں جنرل گریسی سے اپنے نئے منصب کا چارج لیں گے۔ آپ اس وقت ایڈجوٹنٹ جنرل کے عہدے پر فائز ہیں اور اس سے پہلے مشرقی پاکستان کے افسر کمانڈنگ رہ چکے ہیں۔ گورنر جنرل پاکستان نے لعدمسرت آپ کے تقرر کی منظوری دیدی ہے۔ آپ کی عمر اس وقت ۴۲ سال کی ہے۔ آپ صوبہ سرحد کے رہنے والے ہیں۔ آپ علیگڑھ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں آپنے ایک کمیشن افسر کی حیثیت سے فوجی ملازمت اختیار کی۔ ایک سال بعد آپ کو مستقل طور پر ۱/۱۴ پنجاب بٹالین میں لگا دیا گیا۔ جو تقسیم کے بعد پاکستان کے حصے میں آئی۔ آپ نے جنگ برما میں بھی اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے اور ۳/۱۴ پنجاب رجمنٹ کی تین سال تک کمانڈ کی ۱۹۴۷ء کے اوائل میں آپ لفٹنٹ کرنل بنا دیئے گئے اور قیام پاکستان کے معاً بعد بریگیڈیر بنا دیئے گئے اور آپنے وزیرستان میں بریگیڈ کی کمانڈ کی۔ اس کے بعد آپ کو مشرقی پاکستان کی فوجوں کا افسر کمانڈنگ بنا دیا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں آپ میجر جنرل بنے۔ آپ ٹینس کے اچھے کھلاڑی ہیں اور آپ کو شعر و ادب ...

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی عرصہ ۵ روز سے شدید بیمار ہے اور تا حال افاقے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ احباب سے التجا ہے کہ وہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

رشید احمد ولد نور احمد درویش، کارکن دفتر الفضل لاہور

(۲) خاکسار ۵ ستمبر ۱۹۵۰ء کو فائنل امتحان دے رہا ہے بزرگان کرام سے التماس ہے کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(ڈاکٹر صوفی) احمد